فخر زمان چمپئنز ٹرافی سے باہر
صفحہ 08

WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

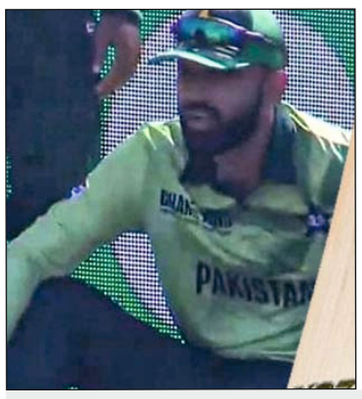

سنیچروار
21 فروری 2025

FRIDAY
21-FEBRUARY-2025

شبمن گل کی شاندار سنچری
صفحہ 08

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | جلد: 15 | شمارہ نمبر: 43 | صفحات: 08 | قیمت: 02 روپے

پاکستان کے ساتھ فی الحال بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں

مفاہمت کا ہاتھ بڑھا سکتے ہیں: وزیر اعلیٰ

پاکستان کو دوستانہ ورکنگ ریلیشن شپ کیلئے ہندوستانی حکومت کے کچھ خدشات کو قبول کرنا ہوگا

سرینگر/20فروری//

جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ کشمیر معاملے پر کوئی بات چیت نہیں کی جائے گی کیوں کہ ان کے بقول پاکستان جموں کشمیر میں دہشت گردی کو فروغ دینے میں براہ راست ذمہ داری ہے۔وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ جموں و کشمیر میں سیکورٹی فورسز پر دہشت گردانہ حملوں کے درمیان مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے ساتھ بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ جموں و کشمیر میں سیکورٹی فورسز پر حملوں کے درمیان مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے ساتھ بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ جموں و کشمیر میں سیکورٹی فورسز اور تعمیراتی کیمپوں پر دہشت گردانہ حملوں کے بعد ہندوستان کے پاکستان کے ساتھ بات چیت شروع کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔''سی ایم عمر جنہوں نے پچھلے سال دوممالک کے درمیان بات چیت کی حمایت کی تھی، پاکستان پر جموں و کشمیر کے معاملات میں"مداخلت" کرنے کا الزام لگایا۔عمر عبداللہ نے مزید کہا کہ پاکستان نے (جموں و کشمیر کے معاملات میں) مداخلت سے کبھی باز نہیں آیا۔یہ کہنا بے وقوفی ہوگی کہ جموں و کشمیر نے جو کچھ دیکھا ہے وہ بیرونی مدد کے بغیر خالصتاً مقامی ہے۔اس وقت، پچھلے کچھ سالوں میں ہونے والے حملوں کی وجہ سے (بات چیت کی) کوئی گنجائش نہیں ہے،" عمر عبداللہ نے کہا کہ حکام نے بتایا کہ جموں و کشمیر میں 2024 میں دہشت گردی کے 60 واقعات میں 122 افراد ہلاک ہوئے، جن میں 32 عام شہری اور 26 سیکورٹی فورسز کے اہلکار شامل ہیں۔نیشنل کانفرنس (این سی) کے نائب صدر عمر عبداللہ نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو"دوستانہ ورکنگ ریلیشن شپ" کے لیے ہندوستانی حکومت کے کچھ خدشات کو قبول کرنا ہوگا۔انہوں نے مزید کہا کہ"پاکستان کو حکومت کے کچھ تحفظات کو بورڈ پر لانے کی کوشش کرنا تاکہ ہم ایک دوستانہ ورکنگ ریلیشن شپ قائم کر سکیں جس کے بارے میں نیشنل کانفرنس نے بات کی ہے۔وزیر اعلیٰ نے آرٹیکل 370 کی بحالی کے کسی امکان کو بھی مسترد۔۔۔101

طویل خشک موسم کے بعد چلہ خرد نے آخری دن اپنا زور دکھایا

کہیں ہلکی برفباری اور کہیں بارشیں، سردی کی لہر پھر لوٹ آئی، درجہ حرارت میں کمی

سرینگر/20فروری//

قریب دو ماہ کے طویل خشک موسم کے بعد چلہ خرد نے جاتے جاتے اپنا زور دیکھا جس دوران محکمہ موسمیات کی پیشنگوئی کے عین مطابق شہرۂ آفاق گلمرگ اور سونہ مرگ سمیت دیگر بالائی و میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی برفباری اور رم جھم بارشیں ہوئی۔بارشوں اور برفباری کے بعد کئی میدانوں علاقوں میں طویل خشک موسم کا خاتمہ ہو گیا جبکہ رحمت باراں کے ساتھ ہی لوگوں نے بھی راحت کی سانس لی۔ادھر محکمہ موسمیات نے پہلے ہی پیشگوئی کی۔۔۔102

بڈگام میں خاتون ٹیچر حادثے میں ازجان

سرینگر/20فروری//

وسطی ضلع بڈگام کے اولڈ ٹاون علاقے میں ایک المناک حادثے میں اُستانی لقمہ اجل بن گئیں۔سی این آئی کے مطابق اولڈ ٹاؤن بڈگام میں جمعرات کو ایک المناک حادثے میں سرکاری اسکول ٹیچر کی ڈمپر کی زد میں آکر موت ہوگئی۔ذرائع نے بتایا کہ ایک سرکاری اسکول ٹیچر کو ایک ڈمپر نے زوردار ٹکر ماردی جس کے نتیجے میں شدید طور پر زخمی ہوگیا۔انہوں۔۔۔103

دسویں کے جو طلباء پہلا پرچہ نہیں لکھ سکے انہیں باقی پرچے لکھنے کی اجازت دی جائے گی

طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کی کوئی گنجائش نہیں، ہم ایسا قطعی طور پر برداشت نہیں کرسکتے: سکینہ ایتو

سرینگر/20فروری//

دسویں جماعت کے جو بچے پہلے پرچے میں حصہ نہ لیں سکے وہ اب معمول کے مطابق دیگر پرچوں کے امتحان میں شامل ہونگے کی بات کرتے ہوئے وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ حکومت پہلے ہی نئے متعلقہ موضوعات کو شامل کر کے نصاب میں مثبت تبدیلیاں لانے پر کام کر رہی ہے۔سی این آئی کے مطابق بارہمولہ میں ایک تقریب کے حاشیہ پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ 10ویں جماعت کے طلباء جو بورڈ کے امتحانات کا پہلا پرچہ نہیں لکھ سکے انہیں باقی پرچے لکھنے کی اجازت دی جائے گی۔ایتو نے کہا کہ وہ طلباء جو پیچھے رہ گئے تھے اور پہلے پرچے کے لیے امتحانی مراکز میں نہیں بیٹھ سکے تھے۔انہوں نے کہا''معصوم طلباء ان سے ملے اور رونے لگے کیونکہ وہ امتحان سے محروم ہو گئے تھے۔یا تو یہ طالب علموں کی غلطی تھی یا اسکول کی غلطی تھی۔کچھ اسکولوں میں انہوں نے کچھ دوگنا کیا ہے اور کچھ۔۔۔104

ریکھا گپتا نے دہلی کی وزیر اعلیٰ کے طور پر عہدے کا حلف لیا

وزیر اعظم، وزیر داخلہ سمیت دیگر لیڈران نے انہیں مبارکباد پیش کی

سرینگر/20فروری//

بی جے پی کی ممبر اسمبلی اور سنیئر لیڈر ریکھا گپتا نے دہلی کی وزیر اعلی کے طور پر عہدے وراز داری کا حلف لے لیا ہے۔وہ دہلی کی چوتھی خاتون وزیر اعلیٰ بن گئی ہیں۔اس موقعہ پر وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ سمیت دیگر لیڈران نے انہیں مبارک باد پیش کی۔سی این آئی کے مطابق بی جے پی نے 27 سال بعد قومی راجدھانی دہلی میں اقتدار میں واپسی کے بعد بی جے پی کی ممبر اسمبلی اور سنیئر لیڈر ریکھا گپتا نے دہلی کی وزیر اعلی کے طور پر عہدے و راز داری کا حلف لے لیا۔حلف لینے کے بعد سشما سوراج، شیلا ڈکشٹ۔۔۔105

زوجیلا پاس پر تازہ برفباری؛ سرینگر لیہہ شاہراہ

پر ٹریفک کی نقل و حمل عارضی طور پر بند

سرینگر/20فروری//

سرینگر لیہہ شاہراہ پر زوجیلا پاس کے قریب تازہ برفباری ہوئی جس کی وجہ سے شاہراہ کو عارضی طور پر ٹریفک کی نقل و حرکت کیلئے بند کردیا گیا۔اسی دوران رام بن میں تازہ بارشوں کے باوجود سرینگر جموں شاہراہ پر بنا خلل ٹریفک کی روانی جاری رہی۔سی این آئی نمائندے پرویز وانی کے مطابق زوجیلا پاس پر تازہ برفباری کے ساتھ ہی سرینگر لہہ شاہراہ کو ٹریفک کی آمدرفت کیلئے بند کردیا گیا۔نمائندے نے حکام کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ زوجیلا پاس پر جمعرات کو چند انچ تازہ برف پڑی جس سے ہائی وے پر برف جمع ہوگئی جس کے بعد ٹریفک کی نقل وحرکت میں خلل پڑا۔انہوں نے کہا کہ سونمرگ اور زوجیلا درہ سمیت کشمیر کے بالائی علاقوں میں ہلکی برف باری جاری ہے جبکہ مسافروں کی جان و مال کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے سرینگر لہہ شاہراہ کو ٹریفک کیلئے۔۔۔106

وزیر اعظم نے ہمیشہ خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے کام کیا

بی جے پی سرکار کیلئے عوامی خدمات پہلی ترجیحات میں شامل: ترون چھگ

سرینگر/20فروری//

وزیر اعظم نریندر مودی نے 2014 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد سے ہمیشہ خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے کام کیا ہے کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری ترون چھگ نے کہا کہ مرکز میں موجود بی جے پی سرکار کیلئے عوامی خدمات پہلی ترجیحات میں شامل ہے۔سی این آئی کے مطابق دہلی کی وزیر اعلی کے طور پر ریکھا گپتا کی حلف برداری پر تبصرہ کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری ترون چھگ نے کہا کہ وزیر اعظم نے ہمیشہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے کام کیا ہے۔چھگ نے کہا ''وزیر اعظم نریندر مودی نے 2014 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد سے ہمیشہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کام کیا ہے''۔انہوں نے کہا''یہ ایک خوش آئند قدم ہے۔وزیر اعظم نے 26 مئی 2014 سے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ہمیشہ کام کیا۔۔۔107

عمر کی زیر قیادت سرکار جہاں بھی ضرورت ہو

صحت کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے کیلئے پُرعزم

سرینگر/20فروری//

گورئمنٹ میڈیکل کالج اننت ناگ ''کیتھ لیب'' کے ساتھ نئے قائم ہونے والے میڈیکل کالجوں میں پہلا بن گیا ہے۔لیب کا افتتاح وزیر صحت سکینہ ایتو نے کیا جس دوران انہوں نے کہا کہ عمر عبداللہ کی زیر قیادت حکومت جہاں بھی ضرورت ہو صحت کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے کے لیے پرعزم ہے اور عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہر قدم اٹھایا جارہا ہے۔سی این آئی کے مطابق وزیر صحت سکینہ ایتو نے گورئمنٹ میڈیکل کالج اننت ناگ میں ''کیتھ لیب'' کا افتتاح کیا۔لیب کا افتتاح کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے سکینہ ایتو نے کہا کہ اننت ناگ میں جب بھی وہ۔۔۔108

کشمیر کے نوجوان کی سعودی میں موت واقعہ

سری نگر:۲۰،فروری//

سعودی عرب میں کام کرنے والے ایک نوجوان نرسنگ اسپیشلسٹ کی حرکت قلب بند ہونے سے موت واقعہ ہوگئی۔بے وقت موت کی خبر پھیلتے ہی دیالگام کے پاپورہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔جے کے این ایس کے مطابق پاپورہ دیالگام کے رہنے والے، ملک خالد سیف اللہ نے کریسنٹ اسکول دیالگام۔۔۔109

جموں و کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تنسیخ حصہ

پاکستان جموں و کشمیر کے کچھ حصوں پر ناجائز طور پر قابض ہے: بھارتی سفیر

سرینگر/20فروری//

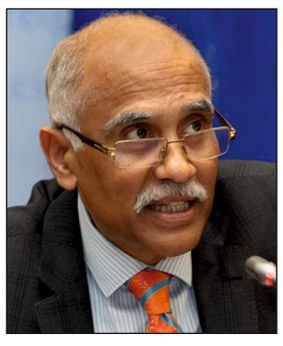

بھارت پاکستان کی طرف سے جیش محمد جیسے گروہوں کے ذریعے انجام دی جانے والی دہشت گردی کی کارروائیوں کا شکار رہا ہے کا الزام عائد کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں بھارت کے سفیر نے ایک بار پھر واضح کردیا ہے کہ جموں اور کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تنسیخ حصہ رہا ہے، ہے اور ہمیشہ رہے گا۔انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت میں پاکستان ہے جو ''جموں و کشمیر کے کچھ حصوں پر ناجائز قبضہ''میں ہے۔سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطاق اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندہ سفیر ہریش نے کہا کہ بھارت۔۔۔110

50دنوں میں کشمیر میں 81فیصد سے زیادہ

اور جموں میں 82فیصد سے زیادہ بارش کی کمی ریکارڈ

سری نگر:۲۰،فروری//

ماہ دسمبر 2024 سے فروری 2025 تک خشک موسمی صورتحال کے باعث کشمیر وادی میں یکم جنوری سے 20فروری 2025 تک تقریباً 81 فیصد سے زیادہ اور جموں خطے میں 82 فیصد سے زیادہ بارش کی کمی ریکارڈ ہونے کے بعد بدھ کی شام سے جمعرات کی صبح تک سیاحتی مقامات سمیت کشمیر کے کئی اونچے علاقوں میں تازہ اعتدال پسند برفباری ریکارڈ کی گئی، جب کہ میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی بارش ہوئی۔حکام نے بتایا کہ وادی میں بارش کے زیادہ خسارے میں کمی کی اُمیدیں بڑھادی ہیں۔اس دوران موسمیاتی مرکز سری نگر نے جمعرات کی شام تک۔۔۔111

پولیس محکمہ میں بھاری پھیر بدل، تبادلے اور تقرریاں

محمد یاسر پرے ایس ڈی پی او کوٹھی باغ اور امتیاز میر ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر شوپیان تعینات

سرینگر/20فروری//

پولیس محکمہ میں بھاری پھیر بدل کے تحت 157 ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس افسران کے تعیناتی اور تبادلے کے احکامات صادر کئے گئے ہیں جس دوران محمد یاسر پرے کو ایس ڈی پی او کوٹھی باغ سرینگر، امتیاز احمد میر کو ڈی وائی ایس پی ہیڈ کوارٹر شوپیان، نثار احمد درزی کو ڈی آئی ایس پی (سی آئی ڈی۔ایس بی) بڈگام، اویس رشید کو ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر گاندربل تعینات کیا گیا ہے۔سی این آئی کے مطابق ایک بڑے۔۔۔112

کرناٹک میں کشمیری طالب علم کے ساتھ بدسلوکی

وزیر اعلیٰ کی مداخلات کے بعد کارروائی، 5طلباء گرفتار

سری نگر:۲۰،فروری//

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی جانب سے کرناٹک کے ایک میڈیکل کالج میں ایک کشمیری ایم بی بی ایس طالب علم کی ریگنگ کا معاملہ وزیر اعلیٰ سدرامیا کے ساتھ اُٹھانے کے بعد کرناٹک پولیس نے وجئے پورہ کے الامین میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس کے 5 سینئر طلباء کو کشمیر کے دوسرے سال کے طالب علم کیساتھ مبینہ طور پر ریگنگ اور حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔جے کے این ایس کے مطابق حکام نے بدھ کو بتایا کہ مبینہ طور پر یہ واقعہ منگل کو کرکٹ میچ کے دوران 2019 اور 2022 کے ایم بی بی ایس بیچ کے طلباء کے درمیان جھگڑے کے بعد پیش آیا۔پولیس ذرائع کے مطابق، متاثرہ کشمیری طالب علم، جس کی شناخت حمیم غلام بٹ کے نام سے ہوئی، نے شکایت درج کرائی۔۔۔113

نیشنل کانفرنس کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی اختلاف نہیں

ریاست کی بحالی اکیلے کانگریس پارٹی کا نہیں بلکہ جموں و کشمیر کے لوگوں کا بنیادی مسئلہ

سرینگر/20فروری//

نیشنل کانفرنس کے ساتھ کسی بھی قسم کے اختلافات کی افواہوں کو مسترد کرتے ہوئے جموں و کشمیر کانگریس کے سربراہ طارق حمید قرہ نے کہا کہ ان کی پارٹی مرکزی علاقے میں عمر عبداللہ کی زیر قیادت حکومت کا بہت زیادہ حصہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کی بحالی اکیلے کانگریس پارٹی کا بنیادی مسئلہ نہیں ہے۔یہ جموں و کشمیر کے لوگوں کا بنیادی مسئلہ ہے کیونکہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ۔۔۔114

فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز

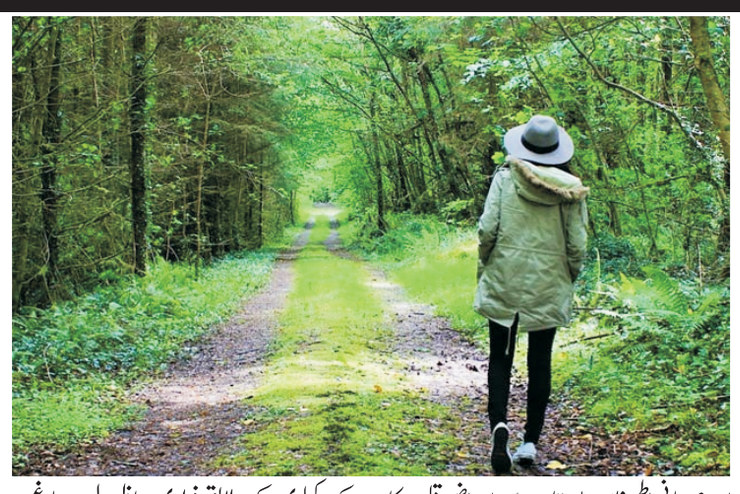

اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جائیے اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیے؛ دریا یا سمندر کے کنارے جا کر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیے اور اسے پانی میں پھینک دیجیے، یا گھر کے باغیچے میں کھمبیوں کی دس اقسام تلاش کیجیے۔ یہ وہ عجیب نسخے ہیں جو آج کل اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پرسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیگر دواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قریب ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے، دماغی اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک افسر کیرن مک کیلوی کے مطابق فطری مناظر دل و دماغ پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ بات سائنسی طور پر درست ثابت ہوچکی ہے۔ اگر مریض پہلی بار افاقہ محسوس کرے تو اسے قدرتی مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس روداد کو ایک کیلنڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ یا فروری میں پیاز اور دیگر جڑ والی سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں اور مارچ میں پالتو جانوروں کے ساتھ واک کی جاسکتی ہے۔

ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ ذیابیطس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر کلوای ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوا کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجیے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لے مفید ہے ہی ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی نکھارتا ہے۔ کم فیٹ وکیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔

سلاد کے طور پر استعمال کئے جانے والے کھیرے میں ارپسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے کے فوائد:

کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے ، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔

کھیرے کے روزانہ استعمال سے جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھیرے میں موجود عنصر کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے میں وٹامین اے بی ،1 بی 6 سی، ڈی پوٹیشیم، فاسفورس، ایرن وغیرہ اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو صحت کے نظریہ سے بہت مفید ہے۔

کھیرا قبض سے نجات دلانے کے ساتھ ہی پیٹ کے کئی امراض کے لئے فائدہ مند ہے۔

سینے میں جلن میں مسلسل طور سے کھیرا کھانا فائدہ مند ہے۔

کھیرے میں موجود رس پین کریز سرگرم ہونے پر جسم میں انسولین بنتی ہے۔ انسولین جسم میں بننے پر ذیابیطس سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

کھیرا کھانے سے کولسٹرل کی سطح کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے دلسے متعلق بیماری ہونے کا خدشہ کم رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات بے قابو اضافہ کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پٹھوں (ماسلس) کی پرت کو سروسا کہتے ہیں جو کہ فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیالیمف نوڈس کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر وہ غبارہ نما اعضاء ہے جہاں پر پیشاب (یورین) کے کلکشن کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار نئے بنے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا اوپری پرت کہتے ہیں۔ یہ ٹرانجسنل سیلس کی وجہ سے گھری ہوتی ہیں جسے یوروتھیلیم کہتے ہیں۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پراسٹیٹ گرنتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کنٹرکشن (سکڑن) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیاں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، اسقاط حمل کا ہونا وغیرہ بلیڈر انفیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پٹھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکڑن کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین یوریتھرا نام کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

بلیڈر کینسر کا پتہ کب چلتا ہے

بلیڈر کی باہری دیوار کی ماسلس (مانس پیشیوں) کی پرت کو کہتے ہیں جو کی فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیالیمف نوڈس کے بہت قریب ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر بلیڈر کی پرت سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 70 سے 80 فیصد بلیڈر کینسر کے مریضوں میں کینسر کا پتہ تبھی لگ جاتا ہے جب یہ باہری سطح میں ہوتا ہے جب کہ یہ بلیڈر کی دیوار کی اندرونی سطح میں ہوتا ہے۔

کینسر جب بلیڈر کی بیرونی دیوار میں شروع ہوتا ہے اسے سپر فیشیل کینسر کہتے ہیں اور یہ غیر معمولی خلیات میں آئی سولیٹیڈ پیچ کی طرح دیکھتا ہے۔ اگر بلیڈر کی اندرونی دیوار پر انگلی نما نکلا ہوا حصہ پایا گیا تو اسے پیپیلری ٹرانجنسل سیل کینسر کہتے ہیں۔

کبھی کبھی ٹیومر کا پتہ لگتا ہے جب کہ یہ گہرے طور پر بلیڈر کی اندورنی دیوار سے لیکر لیمف نوڈس اور دوسرے اعضاء میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر کے دیگر اقسام

بلیڈر کینسر کا ایک اور طرح کا ہوتا جس کو کارسینوما ان سیٹو کہتے ہیں۔ ج سکے معنی ہیں کہ یہ کینسر صرف اسی جگہ پر رہتا جہاں پر اس کی شروعات ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ کینسر بلیڈر کو بہت گہرائی سے نہیں متاثر کرتا ہے لیکن اس کے کچھ علامات ہیں، یوری نیشن کے دوران جلن ہونا، ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر کے ذریعہ سائی ٹوکس سے جانچ کرنے کے بعد بھی یورولوجیسٹ اس بیماری کو نہ پکڑ پائے۔ جانچ کے لئے بلیڈر کی باہری دیوار کو جو حصہ سرخ لگے وہاں کی بائیوپسی کرنی ہوتی ہے۔

اس کا پتہ ایک دوسری جانچ سے بھی لگایا جاتا ہے جسے کہ یورین سائیٹالوجی کہتے ہیں اور اس میں پیشاب کے سیل کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس جانچ میں پیشاب کا ایک نمونہ لیا جاتا ہے وار مائیکرو اسکوپ کے اندر اس کی جانچ کر کینسر کے سیل کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بلیڈر کینسر کی تین علامتیں ہیں اور سبھی میں الگ الگ طرح کی سیل ہوتی ہیں:۔

تقریباً 90 فیصدی بلیڈر کے کینسر ٹرانجنسل سیل کارسینوماز کہلاتے ہیں۔

6 سے 8 فیصدی اسکچامس سیل کارسینوما

2 فیصدی ایڈنو کارسینوماز ہوتے ہیں۔

اس طرح کے پیدا ہونے والے انفیکشن جسے سیز وسومیاسی کہتے ہیں وہ بلیڈر کینسر کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ وہ مریض جن میں طویل وقت سے بلیڈر کی پتھری ہے ان میں بلیڈر کی دیوار پر سوزن اور لمبے وقت تک جلن کی وجہ سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ مریض جن میں پہلے کبھی بلیڈر کینسر ہو چکا ہے ان میں اس بیماری کے دوبارہ ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامت:

پاخانہ یا پیشاب کے وقت خون آنا

ہمیشہ بخار رہنا

کھانسنے میں خون آنا

حیض کے دوران زیادہ خون آنا

چھاتی میں گانٹھ کا ہوجانا

بلیڈر کینسر کا علاج:

اس کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسم کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:۔

سرجری

انٹرویسیکل تھرپی

گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہوسکتا ہے

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مرغی، مچھلی یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھایا جائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے لیکن یہ خدشہ درمیانے درجے کا ہوسکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف گوانگ لایو ہیں جو ہارورڈ ٹی ایچ چین اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53 ہزار 852 افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32 ہزار 925 خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17 ہزار 104 مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر، ذیابیطس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

اگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37 ہزار 123 افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہوگیا۔ ان میں سے جن خواتین وحضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی، مرغی یا سرخ گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔

جن لوگوں نے مہینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلند درجہ حرارت پر پکانے سے اس میں بعض مضر صحت کیمیکل پیدا ہونے لگتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔

ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھنا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہوجائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہوجاتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپیگٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کررہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئیہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کر کے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات ((Cells میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں ''schwannomas'' کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود نروٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچرنے کہا 'یہ بات سہی ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فرکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کرسکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کر کے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جاسکتی ہے'۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کر کے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورمانے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی'۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے'۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

بھارت کی جی سی سی اور قطر کیساتھ ایف ٹی اے پر بات چیت/ مرکز

نئی دہلی// ہندوستان خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ساتھ ایک آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر بات چیت کے عمل میں ہے اور قطر کے ساتھ ایف ٹی اے پر بھی غور کر رہا ہے۔ اس اقدام کا مقصد دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانا اور تجارت، توانائی، سرمایہ کاری، سلامتی، اور علاقائی اور بین الاقوامی امور جیسے مختلف شعبوں میں تعاون کو گہرا کرنا ہے۔ منگل کو قطر کے امیر کے ہندوستان کے سرکاری دورے کے بارے میں ایک خصوصی بریفنگ کے دوران، وزارت خارجہ کے سکریٹری ارون کمار چٹرجی نے کہا کہ ہندوستان اور جی سی سی" اس وقت آزاد تجارتی معاہدہ کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں" اور اس کے علاوہ، ہندوستان بھی مستقبل میں قطر کے ساتھ اسی طرح کے معاہدے پر دستخط کرنے کے امکانات کی تلاش کر رہا ہے۔ چٹرجی نے کہا، ہندوستان اور خلیج تعاون کونسل (جی سی سی (، ہم اس وقت ایک آزاد تجارتی معاہدہ کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔ جہاں تک قطر کا تعلق ہے، دونوں فریق مستقبل میں آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط کرنے کے امکانات کو تلاش کر رہے ہیں اور یہ بات چیت کے اس دور میں ہونے والی بات چیت میں سے ایک تھی۔ ہندوستان کے ایران جیسے ممالک کے ساتھ صدیوں سے اچھے تعلقات رہے ہیں، جبکہ گیس سے مالا مال چھوٹا ملک قطر خطے میں ہندوستان کے قریبی اتحادیوں میں سے ایک ہے۔ ہندوستان کے خلیج کے بیشتر ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ تعلقات کی دو اہم ترین وجوہات تیل اور گیس اور تجارت ہیں۔ ہندوستان کی قدرتی گیس کی کل درآمدات میں قطر کا حصہ 41٪ ہے۔ دو اضافی وجوہات خلیجی ممالک میں کام کرنے والے ہندوستانیوں کی بڑی تعداد اور وہ وطن واپس بھیجنے والی ترسیلات ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے شائع ہونے والے ایک تحقیقی مقالے کے مطابق، مالی سال 2020-21 میں، متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کو بھیجی جانے والی ترسیلات زر 15.40 بلین امریکی ڈالر تھیں، جوکہ ہندوستان کی کل اندرونی ترسیلات کا 18 فیصد ہے۔ مجموعی طور پر، یہ معاہدوں میں جی سی سی اور قطر کے ساتھ ہندوستان کے اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات کو نمایاں طور پر فروغ دینے کی صلاحیت ہے اور اس کے ملک کی تجارت، توانائی اور سلامتی کی پالیسیوں پر دوررس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔" جہاں تک تزویراتی شراکت داری کے معاہدے کا تعلق ہے، یہ درحقیقت دوطرفہ تعلقات کی موجودہ حالت کو اسٹریٹجک سطح تک بلند کرتا ہے۔ ہم جس چیز کو دیکھ رہے ہیں وہ تجارت، توانائی، سرمایہ کاری، سلامتی کے ساتھ ساتھ علاقائی اور بین الاقوامی نباتات میں تعاون کو مزید گہرا کرنا ہے۔ دریں اثناوزیر خارجہ ایس جے شنکر 20 سے 21 فروری تک گروپ آف 20 (جی 20) وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں شرکت کے لیے جنوبی افریقہ کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، وزیر خارجہ جنوبی افریقہ کے بین الاقوامی تعلقات اور تعاون کے وزیر رونالڈ لامولا کی دعوت پر جوہانسبرگ کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ امور نے نوٹ کیا کہ G20 میٹنگ میں وزیر خارجہ کی شرکت G20 ممالک کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت کو مزید مضبوط کرے گی اور اس اہم فورم میں گلوبل ساؤتھ کی آواز کو تقویت دے گی۔ وزیر خارجہ کی طرف سے وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے حاشیے پر چند دوطرفہ ملاقاتیں بھی متوقع ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، جنوبی افریقہ نے یکم دسمبر 2024 سے نومبر 2025 تک G20 کی صدارت سنبھالی۔ G20 میں 19 ممالک شامل ہیں جن میں ارجنٹائن، آسٹریلیا، برازیل، کینیڈا، چین، فرانس، جرمنی، بھارت، انڈونیشیا، اٹلی، جاپان، جمہوریہ کوریا، میکسیکو، روس، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، جنوبی افریقہ اور ترکی کے علاوہ بلاکس یورپی یونین اور افریقی یونین شامل ہیں۔ جی 20 کے ارکان میں دنیا کی بڑی معیشتیں شامل ہیں، جو عالمی مجموعی گھریلو پیداوار کا 85 فیصد، بین الاقوامی تجارت کا 75 فیصد اور دنیا کی تقریباً دو تہائی آبادی کی نمائندگی کرتی ہیں۔

بھارت چھوٹے سیٹلائٹ مارکیٹ کا لیڈر بن سکتا ہے/ پون گوینکا

بنگلورو// انڈین نیشنل اسپیس پروموشن اینڈ آتھرائزیشن سینٹر (IN-SPACE) کے چیئرمین پون گوینکا نے کہا کہ اگر ہمارے اسٹارٹ اپ چھوٹے سیٹلائٹس بنانا شروع کر دیں تو ہندوستان عالمی منڈیوں میں ایک غالب کھلاڑی بن سکتا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ایک سال کے اندر، ہندوستان کے پاس تین مکمل طور پر چلنے والی چھوٹی سیٹلائٹ لانچ وہیکلز (SSLVs) ہوں گی، جو اسکائی روٹ کے وکرم راکٹ، اگنیکل کے اگنی بان، اور اسرو کے SSLV کا حوالہ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم چھوٹے سیٹلائٹ لانچوں کے لیے ایک وقف شدہ لانچ سینٹر قائم کر رہے ہیں۔ ہمارا ہدف ہر سال تین گاڑیوں پر 25 چھوٹے سیٹلائٹ لانچ کرنا ہے، جس سے عالمی مارکیٹ کا بڑا حصہ حاصل کیا جائے۔ اسٹریٹ ویو ریسرچ کے مطابق، 2030 کے لیے چھوٹی سیٹیلائٹ مارکیٹ کی مالیت 7.7 بلین ڈالر ہے۔ مہندرا اینڈ مہندرا کے سابق ایم ڈی نے نشاندہی کی کہ فی الحال، صنعت اور حکومت چار وسیع شعبوں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں جہاں ہندوستان کو" جیتنے کا حق" حاصل ہے۔ ان میں ہندوستان کو چھوٹے سیٹلائٹ لانچ، مینوفیکچرنگ اور ڈیزائن، سیٹلائٹ کمیونیکیشن اور خلائی ایپلی کیشنز کے لیے گراؤنڈ اسٹیشن، اور ڈیٹا سروسز کا مرکز بنانا شامل ہے۔ فی الحال، ہندوستان کے پاس کوئی تجارتی گراؤنڈ اسٹیشن نہیں ہے۔ تمام موجودہ اسرو کی ملکیت ہیں، بنیادی طور پر اندرونی استعمال کے لیے۔ ان سپیس نے چار اسٹارٹ اپس کو ہندوستان میں پرائیویٹ گراؤنڈ اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک، پرائیویٹ گراؤنڈ اسٹیشنوں کو لائسنس دینے کا کوئی فریم ورک نہیں ہے اور خلائی حکام محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور یہ اگلے چند مہینوں میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا کوئی ہندوستانی نجی کمپنی ایلون مسک کے اسپیس ایکس کے پیمانے پر پہنچ جائے گی، گوینکا نے محسوس کیا کہ اسی ماڈل کو توڑنا مشکل ہوگا۔ گوینکا نے کہا کہ لیکن ہندوستانی کمپنیاں چھوٹے سیٹلائٹس کی بڑے پیمانے پر پیداوار کو تلاش کرسکتی ہیں۔ اگر کوئی ہندوستانی کمپنی چھوٹے سیٹلائٹس بنانے میں اچھی ہو جاتی ہے جو انہیں کاروں کی طرح منتشر کرسکتی ہے، ایج کمپیوٹنگ جیسی نئی ٹیکنالوجیز کو مربوط کرتے ہوئے لاگت اور وزن کو نمایاں طور پر کم کرسکتی ہے، تو یہ ایک بڑا کاروبار بن سکتا ہے۔" جس طرح تمام تجارتی لانچیں سپیس ایک پر جاتی ہیں، اسی طرح ایک ہندوستانی کمپنی چھوٹے سیٹلائٹس پر غلبہ حاصل کرسکتی ہے۔

سپریم کورٹ نے متنازع یوٹیوبر رنویر الہ آبادیہ کو عبوری راحت دی

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے منگل کو یوٹیوبر رنویر الہ آبادیا کو عبوری راحت دی اور آن لائن شو 'انڈیاز گوٹ لیٹنٹ' کے ایک ایپی سوڈ کے دوران ان کے مبینہ فحش تبصروں کے بعد ممبئی سمیت مختلف شہروں میں درج مقدمات میں ان کی گرفتاری پر روک لگا دی۔ الہ آبادیہ کی درخواست پر جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے ممبئی، گوہاٹی اور جے پور میں درج کئی مقدمات میں گرفتاری سے عبوری تحفظ فراہم کیا اور متعلقہ حکام سے جواب طلب کیا ہے۔ بنچ نے یہ بھی ہدایت دی کہ اسی یوٹیوب شو کے سلسلے میں درخواست گزار کے خلاف مزید ایف آئی آر درج نہ کی جائے۔ اس کے علاوہ اسے (درخواست گزار) کو دھمکیوں کی صورت میں پولیس تحفظ حاصل کرنے کی آزادی دی گئی۔ تاہم عدالت نے ان پر تحقیقات میں تعاون کرنے کی شرط عائد کی۔ ریلیف کی شرائط کے ایک حصے کے طور پر اسے اپنا پاسپورٹ جمع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے حکم دیا کہ الہ آبادیہ اور اس کے ساتھی اگلے احکامات تک کسی بھی شو کو ٹیلی کاسٹ کرنے سے باز رہیں۔ عدالت نے انہیں عبوری ریلیف دے دیا لیکن اس کی زبان پر کڑی تنقید کی اور اسے 'غلیظ اور بھٹکنے والا' قرار دیا۔ جسٹس کانت نے الہ آبادیہ کے وکیل ابھینو چندر چوڑ سے پوچھا،" کیا آپ اس قسم کی زبان کا دفاع کر رہے ہیں؟" اس پر وکیل نے تسلیم کیا کہ اسے تبصرے" ناگوار" لگے لیکن دلیل دی کہ مسئلہ یہ ہے کہ آیا وہ مجرمانہ جرم کے مترادف ہیں۔ انہوں نے اپوروا اروڑہ کے فیصلے کا حوالہ دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ محض گالی گلوچ فحاشی کے مترادف نہیں ہے۔ تاہم بنچ کی سربراہی کر رہے جسٹس کانت نے ان کی دلیل سے اتفاق نہیں کیا اور کہا کہ اگر یہ فحاشی نہیں ہے تو کیا ہے؟ کیا اپوروا اروڑہ کا فیصلہ کچھ کہنے کا لائسنس دیتا ہے؟" بنچ نے الہ آبادیہ کے خلاف درج کئی مقدمات پر بھی بحث کی۔ ایڈووکیٹ چندر چوڑ نے جب ٹی ٹی انٹونی کیس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک ہی جرم کے لیے متعدد ایف آئی آر قانونی طور پر مناسب نہیں ہیں، جسٹس کانت نے کہا کہ شکایات کی نوعیت مختلف ہے۔ ان میں سے ایک خاص طور پر اروناچل پردیش کے بارے میں مبینہ توہین آمیز ریمارکس سے متعلق ہے۔ یوٹیوبر کے بیانات پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے، عدالت عظمیٰ نے کہا" اس کے دماغ میں کچھ بہت گندا ہے جو اس پروگرام میں نکالا گیا ہے... وہ اپنے والدین کی توہین کر رہا ہے۔ عدالتیں اس کا ساتھ کیوں لیں؟" ایڈوکیٹ چندر چوڑ نے بنچ کو یہ بھی بتایا کہ الہ آبادیہ کو جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں، جس پر جسٹس کانت نے ریمارکس دیے،" اگر آپ ایسے تبصرے کر کے سستی پبلسٹی چاہتے ہیں تو دوسرے بھی دھمکیاں دے کر سستی پبلسٹی چاہتے ہیں۔" عدالت نے الہ آبادیہ کے وکیل کی پولیس اسٹیشن میں موجودگی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا،" صرف اس لیے کہ آپ پیسے دے سکتے ہیں، کیا وکیل یہ خدمات فراہم کرنا شروع کر دے گا؟ یہ قانونی پیشے کی توہین ہے۔" یہ تنازع کامیڈین سمے رائنا کے یوٹیوب شو انڈیاز گوٹ لیٹنٹ کے ایک ایپی سوڈ سے شروع ہوا، جس میں الہ آبادیہ نے ساتھی یوٹیوبرز آشیش چنچلانی، جسپریت سنگھ اور اپوروا مکھیجا کو دکھایا۔ اس ایپی سوڈ میں واضح گفتگو تھی اور اس کلپ کے وائرل ہونے پر سوشل میڈیا پر ہنگامہ برپا ہوگیا۔ رائنا نے بعد میں عوامی طور پر معافی مانگی اور تمام اقساط کو ہٹا دیا، جبکہ الہ آبادیہ نے بھی اپنے تبصروں کے نامناسب ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے معذرت ظاہر کی۔ اس پر غم و غصے کے بعد، گوہاٹی پولیس نے 10 فروری کو پانچ یوٹیوبرز کے خلاف مبینہ طور پر 'فحاشی کو فروغ دینے اور بیہودہ گفتگو میں ملوث ہونے' کے الزام میں ایف آئی آر درج کی۔

قابل تجدید توانائی کا استعمال، سولر روف ٹاپ سرسبز مستقبل کی طرف تبدیلی کی مثال/ منوہر لال

نئی دہلی// مرکزی ہاؤسنگ اور شہری امور کے وزیر منوہر لال نے منگل کو کہا کہ تھرمل سے قابل تجدید توانائی کی طرف منتقلی، سولر روف ٹاپ کا استعمال، اور میٹرو میں دوبارہ تخلیقی بریک لگانے کا عمل سرسبز مستقبل کی طرف تبدیلی کی مثال ہے۔ سی آئی آئی انڈین گرین بلڈنگ کونسل نے دہلی میٹرو ریل کارپوریشن کے ساتھ شراکت میں، گرین میٹرو سسٹم- شہری نقل و حرکت کا مستقبل پر 5 ویں بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا، "جیسے جیسے انسانیت ترقی کرتی ہے، ہماری اختراعات اکثر فطرت سے ٹکراتی ہیں، جو ترقی اور خطرہ دونوں لاتی ہیں۔ عالمی درجہ حرارت میں 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ اضافہ عالمی تشویش کا باعث بن گیا ہے، جس سے اقوام کو پیرس معاہدے جیسے معاہدوں کے تحت متحد ہونے پر اکسایا جا رہا ہے۔ ہندوستان نے بھی 2070 تک خالص صفر اخراج حاصل کرنے کا عہد کیا ہے، اس کی ترقی کو پائیداری کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ شہری کاری اور صنعت کاری نے آلودگی میں اضافہ کیا ہے، لیکن دہلی میٹرو جیسے اقدامات نے ماحولیاتی اثرات کو نمایاں طور پر کم کیا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوچ سمجھ کر بنیادی ڈھانچہ فطرت کی حفاظت کرتے ہوئے ترقی کرسکتا ہے۔ توانائی کی کارکردگی اور صاف توانائی وقت کی ضرورت ہے۔ تھرمل سے قابل تجدید توانائی کی طرف منتقلی، شمسی چھتوں کا استعمال، اور میٹرو میں دوبارہ تخلیقی بریک لگانا ایک سرسبز مستقبل کی طرف تبدیلی کی مثال ہے۔ تکنیکی ترقی، جیسے عمودی سولر پینلز اور توانائی کے موثر ایل ای ڈی نظام، پائیدار شہری زندگی کے لیے راہ ہموار کرتے ہیں۔ مزید برآں، ذمہ دارانہ استعمال -- چاہے ایئر کنڈیشنگ کے استعمال میں ہو یا ضیاع کو کم سے کم کرنے میں -- توانائی کے تحفظ پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔ جب میٹرو دہلی میں شروع ہوئی تو اس نے قومی راجدھانی کو بچایا۔ تصور کیجیے، اگر میٹرو نہ ہوتی تو دہلی آج اس قسم کی نقل و حرکت کا نظام تیار نہیں کر پاتی۔

ہندوستان کی آبادیاتی تبدیلی اور عالمی کھپت پر اس کا اثر

نئی دہلی// ترقی یافتہ ممالک جیسے امریکہ، چین، جرمنی، اور جاپان ریکارڈ کم شرح پیدائش، تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی، اور کھپت کے انداز میں تبدیلی کا سامنا کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے عالمی جنوب کی طرف اقتصادی اور سیاسی طاقت کی تبدیلی کے بارے میں خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔ میکنزی گلوبل انسٹی ٹیوٹ نے ہندوستان، سب صحارا افریقہ، اور لاطینی امریکہ سے ان کی بڑھتی ہوئی نوجوانوں کی آبادی اور بڑھتی ہوئی آمدنی کی وجہ سے عالمی کھپت میں نمایاں اضافے کی پیش گوئی کی ہے، جس کے ساتھ ہندوستان 2050 تک عالمی کھپت کا 16٪ حصہ بنائے گا۔ یہ آبادیاتی تبدیلی عمر کے ڈھانچے کے عالمی الٹ پھیر کی خصوصیت ہے، اہرام کی شکل سے اوبلیسک کی شکل میں منتقلی، بڑھتی ہوئی عمر رسیدہ آبادی کے ساتھ اور بہت سے ترقی یافتہ ممالک میں کم عمر آبادی کے ساتھ۔ ترقی یافتہ معیشتوں اور چین کو چیلنجوں کا سامنا ہے کیونکہ ان کی کام کرنے کی عمر کی آبادی سکڑتی ہے، ممکنہ طور پر فی کس جی ڈی پی کی شرح نمو کو سست کرتی ہے جب تک کہ پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ نہ ہو یا کام کے اوقات میں توسیع نہ ہو۔ ذیلی صحارا افریقہ، خاص طور پر نائجیریا، اور ہندوستان، شرح پیدائش میں کمی کے باوجود، آبادی میں خاطر خواہ اضافے کا تجربہ کرنے کے لیے تیار ہیں، جوکہ بہت سی ترقی یافتہ اقوام اور عظیم تر چین کے لیے پیش کی گئی آبادی میں کمی کے مقابلے میں تیزی سے متضاد ہیں۔ ہندوستان اور ایشیا جیسی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی طرف کھپت کے تالابوں میں یہ تبدیلی کاروباری اداروں کو اپنی مصنوعات اور خدمات کو بدلتے ہوئے مقامی ذوق اور قابل استطاعت تحفظات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت پیش کرتی ہے، جبکہ گلوبل ساؤتھ میں مزید پیچیدہ قانونی اور حکمرانی کے ماحول کو بھی نیویگیٹ کرتی ہے۔

عالمی ایرو اسپیس کمپنیوں کا ہندوستان کی جانب رخ

نئی دہلی// انڈسٹری کے اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ ایئربس، کولنز ایرو سپیس، پراٹ اینڈ وٹنی اور رولز رائس بھارت سے پرزہ جات کو بڑھا رہے ہیں، جو ملک کے ابھرتے ہوئے ایرو اسپیس سیکٹر میں ترقی کو آگے بڑھا رہے ہیں اور مقامی فرموں کو اپنے کھیلوں کو بلند کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی اور بوئنگ کو سپلائی کرنے والا، ہیکال اور رائتھیون تین سالوں میں اپنے ایرو اسپیس ڈویژن سے ریونیو کو دوگنا کرکے 5 بلین روپے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ ترقی ایشیا پیسفک ایرو اسپیس میں اضافے کا حصہ ہے، جس میں 2024 کی آمدنی 519 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا

آدھی رات کو الیکشن کمشنر کی تقرری مودی-شاہ کی بداخلاقی ہے/ راہل

نئی دہلی// لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے آدھی رات کو نئے چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کر کے نہ صرف سب کو حیران کر دیا ہے بلکہ غیر آئینی قدم اٹھا کر اپنی غیر مہذب فطرت کا بھی مظاہرہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے آج ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے نئے الیکشن کمشنر کی تقرری کے لیے پیر کے روز منعقدہ میٹنگ میں اپنا اختلاف ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے چیف جسٹس کو کمیٹی سے ہٹانا غلط ہے اور ان کی جگہ وزیر داخلہ امت شاہ کو کمیٹی میں شامل کرنا نامناسب ہے۔ یہ معاملہ عدالت میں ہے اور سپریم کورٹ نے بدھ کو اس پر اپنا فیصلہ دینا ہے، اس لیے اس معاملے کو 19 فروری تک ملتوی کیا جانا چاہئے لیکن حکومت نے ان کے اختلاف کی پرواہ کیے بغیر آدھی رات کو نئے چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا اس لئے اس قدم کو مہذب نہیں کہا جاسکتا۔ مسٹر گاندھی نے کہا" اگلے الیکشن کمشنر کے انتخاب کے لیے کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو اختلافی نوٹ پیش کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ایک آزاد الیکشن کمیشن کا سب سے بنیادی پہلو الیکشن کمشنرز اور چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب کا عمل ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور چیف جسٹس آف انڈیا کو کمیٹی سے ہٹا کر حکومت نے انتخابی عمل کے منصفانہ ہونے کے بارے میں کروڑوں ووٹروں کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے لکھا اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے یہ میرا فرض ہے کہ بابا صاحب امبیڈکر اور ہمارے ملک کے بانی قائدین کے نظریات کو برقرار رکھوں اور حکومت کو ذمہ دار ٹھہراؤں۔ جب سپریم کورٹ میں کمیٹی کی تشکیل اور طریقہ کار کو چیلنج کیا جا رہا ہے اور اڑتالیس گھنٹے سے بھی کم وقت میں سماعت طے ہو رہی ہے تو وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی جانب سے نئے سی ای سی کے انتخاب کے لیے آدھی رات کو فیصلہ کرنا توہین آمیز اور غیر مہذب ہے۔

اے سی سی کے لیے معاہدے پر دستخط

نئی دہلی// مرکزی حکومت نے ایڈوانسڈ کیمسٹری سیل (اے سی سی) اسکیم کے تحت ریلائنس نیو انرجی بیٹری لمیٹڈ کے ساتھ ایک پروگرام معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ ہیوی انڈسٹریز کی وزارت نے منگل کو یہاں کہا کہ حکومت نے اے سی سی کے لیے پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو (پی ایل آئی) اسکیم کے تحت ریلائنس نیو انرجی بیٹری لمیٹڈ کے ساتھ ایک پروگرام کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جو ملک میں جدید بیٹری مینوفیکچرنگ سیکٹر کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ یہ معاہدہ عالمی ٹینڈرنگ کے عمل کے بعد ریلائنس نیو انرجی بیٹری لمیٹڈ کو اے سی سی کی صلاحیت کے 10 جی ڈبلیو ایچ کی اجازت دیتا ہے۔ کابینہ نے پی ایل آئی اسکیم کے تحت 18,000 کروڑ کی لاگت کے ساتھ "ایڈوانسڈ کیمسٹری سیل بیٹری اسٹوریج پر قومی پروگرام" کو منظوری دی ہے۔

پائیدار ترقی اور وسائل کی کارکردگی کو بہتر کرنے کیلئے صنعتوں کے ذریعہ سرکلر اپروچ کو اپنانا ناگزیر/ بھوپندر یادو

نئی دہلی// موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر جناب بھوپیندر یادو نے آج 'فضلات کی ری سائیکلنگ اور ماحولیاتی تبدیلی 2025' کے عنوان سے ری سائیکلنگ اینڈ انوائرمنٹ انڈسٹری ایسوسی ایشن آف انڈیا (آر آئی اے آئی) کے زیر اہتمام ایک روزہ کانکلیو کا افتتاح کیا۔ مرکزی وزیر نے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر "ہندوستان میں سالانہ تقریبا 62 ملین ہے، جس میں پلاسٹک، الیکٹرانک اور تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ لو، بناؤ اور روایتی لائنیئر اقتصادی ماڈل اب پائے کوڑے دانوں پر بڑھتے ہوئے بوجھ، قد، اور کوڑے کو بلا روک ٹوک ٹھکانے لگا سے ہونے والے ماحولیاتی نقصان پر ضرورت ہے۔ سرکلر اکانومی صرف ہے؛ بلکہ یہ ناگزیر ہے۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ہم مواد کی پیداوار بندوبست کیسے کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اچھی طرح سے کام کرنے والی سرکلر معیشت نہ صرف قدرتی وسائل کا تحفظ کرتی ہے بلکہ صنعتی اختراع، اقتصادی مسابقت اور روزگار کے مواقع کو بھی فروغ دیتی ہے۔ جناب بھوپیندر یادو نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دوراندیش قیادت میں ہندوستان فضلہ کے روایتی نظم سے کھرب ڈالر ہونے اور ایک کروڑ ملازمتیں پیدا ہونے کی امید ہے۔ یہ اسٹارٹ اپس اور نئے ری سائیکل شدہ مصنوعات سازوں کے لیے بڑا موقع ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ترقی کو ماحولیاتی پائیداری کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ضروری ہے، جس میں فطرت کے موثر ری سائیکلنگ سسٹم سے تحریک حاصل کرنا چاہیے کیونکہ کوئی

یو اے ای میں ریلائنس کا کیمپا برانڈ لانچ ہوا، اگتھیا گروپ کے ساتھ پارٹنرشپ

نئی دہلی// صنعت کار مکیش امبانی کی سرکردہ کمپنی ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی ذیلی یونٹ ریلائنس کنزیومر پروڈکٹس لمیٹڈ (آر سی پی ایل) نے اپنے مشہور کیمپا برانڈ کو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں لانچ کر دیا ہے۔ کمپنی نے منگل کو جاری ایک بیان میں بتایا اس لانچ کا اعلان دبئی میں منعقدہ دنیا کے سب سے فوڈ اینڈ بیوریج سورسنگ ایونٹ، گلفوڈ میں کی گئی۔ ریلائنس نے اس پہل کے لیے یو اے ای کی معروف فوڈ اینڈ بیوریج کمپنی اگتھیا گروپ کے ساتھ پارٹنرشپ کی ہے۔ آر سی پی ایل کے سی ای او کیتن مودی نے کہا، "ہم 50 سال پرانے ہندوستانی برانڈ کو یو اے ای کے بازار میں لا کر بہت پرجوش ہیں۔ اس شعبے میں تیزی سے ترقی کے امکانات ہیں اور ہم طویل مدتی سرمایہ کاری کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ کیمپا صرف ایک سافٹ ڈرنک نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے ورثے اور ذائقے کی علامت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یو اے ای کے صارفین اس کا تازہ ذائقہ پسند آئے گا۔ شراکت پر تبصرہ کرتے ہوئے، ایلن اسمتھ، چیف ایگزیکٹیو آفیسر، اگتھیا گروپ نے کہا،" ریلائنس کے ساتھ مل کر کیمپا کولا کو یو اے ای میں لانا ہمارے لئے فخر کی بات ہے۔ یہ برانڈ کا ہندوستانی ڈائسپورا کمیونٹی کے ساتھ گہرا جذباتی تعلق ہے اور یہ مقامی صارفین کو بھی پسند آئے گا۔ ہمارا مضبوط ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک اس مشہور برانڈ کو نئی نسل تک لے جانے میں مدد کرے گا۔

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب بلال احمد راتھر ولد عبدالاحد راتھر ساکنہ ارچندر ہامہ تحصیل سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود فلک بلال

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھٰذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دھ و چوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ارچندر ہامہ سنگھپورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق Drops card سائل مزکور کی دختر خود فلک بلال مورخہ 10/09/2018 کو پیدا ہوئی ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

ناردن ریلوے

ای-ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر نوٹس نمبر:- 770-W/169/WA-1/FZR-318-2024-25-ADEN-JAT & 319-2024-ADEN-JAT (to be opened on date 13.03.2025) صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیے گئے موضوع والی ٹنڈرز کے خلاف اوپن ٹنڈرز (ای-ٹنڈرز) طلب کرتی ہیں اور www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے، جن کی آخری تاریخ 13.03.2025 کو 15:00 بجے تک ہے۔ بولی دھندگان اپنی اصل/ترمیمی بولیاں صرف اختتامی تاریخ اور وقت تک جمع کر سکیں گے، ان ٹنڈرز کے خلاف مینوئل آفر کی اجازت نہیں ہے اور حاصل ہونے والے ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹنڈر کے خلاف ٹنڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل پر دستیاب ادائیگی طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے سے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	ٹنڈر کی تفصیل		
1	318-2024-25-ADEN-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر جموں توی کے BHRL-JAT سیکشن میں آر سی سی/پی ایس سی گرڈروں کے ساتھ پل نمبر 183 ڈی اے این (3x9.14 میٹر)، 190 ڈی این (1x9.15 میٹر)، 202 یوپی (3x9.14 میٹر)، 208 یوپی (1x9.15 میٹر)، 213 یوپی (3x9.15 میٹر) اور 225 یوپی (2x9.15 میٹر) کے 12.20 میٹر سے کم مدت کے اسٹیل گرڈر کو دوبارہ لگانے کا کام کرنا۔		
		اشتہار کی قیمت (روپے)	آفر کی مدت	تکمیل کی مدت
		2,27,24,388.88	60 دن	06 ماہ
2	319-2024-25-ADEN-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر جموں توی کے میں MDPB-SMBX پر موجودہ گرڈر MDN 9.15 لائن Br. نمبر 159(3x9.15m)، اور UP لائن Br. نمبر 141(3x9.15m) اور 159(3x9.15m) اور 124 (1x9.15m) کو دوبارہ لگانا۔		
		اشتہار کی قیمت (روپے)	آفر کی مدت	تکمیل کی مدت
		1,67,75,438.23	60 دن	06 ماہ

نوٹ:- 1. ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولیاں جمع کرنے سے پہلے اس ٹنڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ کے لئے آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ دیکھیں۔ 2. اگر ہندی اشتہار میں کوئی تضاد پایا جاتا ہے تو انگریزی ورژن درست ہوگا۔

574/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل بجلی انجینئر/ جنرل، شمالی ریلوے فیروز پور کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای (www.ireps.gov.in) طلب ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	کام کی مدت	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
251۔ بجلی۔ T-55-2024-25	امرتسر میں اسٹور، رسوئی، جم، تفریحی کمرہ، پارکنگ کے ساتھ 20 بستروں والی خاتون بیرک رہائش مہیا کر کے موجودہ آر پی ایف بیرک کی جدید کاری اور ترمیم کے تعلق میں بجلی کام اور ای ڈی ای این۔ I/ اے ایس آر اور اے ڈی ای این۔ II/ اے ایس آر کے تحت معذورین کیلئے معذور، بیت الخلاء، انٹری ٹریک، 50 میٹری او پی اور پینے کے پانی کے بوتھ کا اہتمام اور اے ڈی ای این۔ II/ اے ایس آر کے تحت اے ایس آر اور اے ڈی ای این۔ II/ اے ایس آر کے تحت بیاس میں پمپ ہاؤس بور اور پمپ کے ساتھ پمپنگ پائپ کے پرانے ترک شدہ اسٹیل او ور ہیڈ پانی ذخیرہ کرنے کے ٹینک کے بدلے میں 02 225KL RCC OH ٹینک کے منصوبہ کے تعلق میں بجلی کام۔	Rs. 22,54,218.28p	Rs. 4,51,00.00/-	06 ماہ	13.03.2025 15:00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

نمبر۔ 251۔ بجلی۔ ٹینڈر نوٹس نمبر 47۔ بجلی/ 2024-25

563/25

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ایک تہذیبی واردات تھا۔محبت کا قلعہ تھا۔نفسیاتی حصار تھا۔جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا.....ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں

یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے

اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے!لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا.....نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے.....اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔کائناتی سطح کے مفہوم میں مراد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلوسلم عل نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر وثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میرؔ نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔میرؔ نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور

نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میرؔ نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔محبت کے حوالے سے میرؔ کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبّبِ محبت سبب

محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کش مکش باقی نہیں رہتی۔یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہورہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کرکے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔اسی سے علم و ہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں بھی قیامت برپا کردی۔مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔کار اور کوٹھی نہیں ہے۔بینک بیلنس نہیں ہے۔ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-

حسین رؤف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تم میری افتادِ طبع کا تعلق ہے، میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا، بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بال آخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی، الہامی کتب اور نتائجِ فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی، یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کردیا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کرسکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے، چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کرلیا مگر بعض کو یکسر مسترد کردیا۔مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کرلیا جائے تو دنیاوی و مادّی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔رومن کیتھولک میں، میں نے پُراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا، مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کردیا۔معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کردیا گیا ہے، کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندومت میں نظر آتا ہے۔مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہورہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظیرے کا محض ردِعمل ہے۔لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندومت میں پائی جاتی ہیں۔بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کرلینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (336-265 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔پھر بدھ ازم میں خالقِ کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کرسکتا تھا، مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی، اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعثِ نجات ہو سکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے، عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔مسیح اور بدھ دونوں نے ترکِ دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو، کل کی فکر نہ کرو، یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے، ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو، مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمۂ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔-1945ء کی ایک عید کے موقع پر اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔-1945ء کی ایک عید کے موقع پر

میں بیان نہیں کرسکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آگئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age سے نکالنے والا اسلام تھا۔تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پُرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہارِ افسوس کتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔میں

ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age سے نکالنے والا اسلام تھا۔تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پُرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہارِ افسوس کتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔میں

تعلیمی اداروں کا معیارِ تعلیم

ترتیب :عبدالعزیز

کسی محفل میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بچوں کی تعلیم کا ذکر چل پڑا۔کوئی نہ کوئی صاحب یہ تبصرہ کر بیٹھتے ہیں کہ فلاں کرسچین مشنری اسکول کا معیارِتعلیم بہت اونچا ہے، ہمارے تعلیمی اداروں کا پست۔کسی ہائی اسکول کا نتیجہ ہر سال صفر ہے تو کسی اور اسکول کا دس پانچ فیصد۔ برسوں سے یہ ادارے اپنی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔جس شخص کی زندگی کا سارا تعلق تعلیم ہی سے رہا ہو وہ اس بحث کا اوّلین مخاطب ہوتا ہے۔کبھی کبھی کسی تعلیمی ادارہ نے اس احقر کو معیارِتعلیم پر کچھ کہنے کی دعوت دی لیکن ایسے وعظ و نصیحت سے معیارِتعلیم اونچا ہونے کی کوئی توقع نہیں۔

کرسچین مشنری اسکولوں کی تعداد کہا جاتا ہے کہ اس وقت سارے ملک میں چالیس ہزار کے قریب ہے۔ یہ سب اسکول بظاہر وہی نصاب، وہی زبان، وہی قابلیت کے ٹیچرز ہوتے ہیں جو ہمارے اسکولوں میں ہوتے ہیں،لیکن معیارِتعلیم میں بڑا فرق ہوجاتا ہے۔آخر کچھ تو بات ضرور ہوگی جو ہم سے آج تک راز ہی رہ گئی ہے،جس کا سمجھنا اور پانا مشکل ہے۔اس مضمون کے لکھنے کی غرض بھی یہی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کو پتہ چل جائے کہ آخر اس امتیاز کی وجہ کیا ہے۔

کوئی دس بارہ برس پہلے کی بات ہے کہ حیدرآباد کے ایک نامور اسکول ''لٹل فلاورز'' کے پرنسپل سے ایک نجی ملاقات میں بات چیت کا موقع ملا۔میں پوچھ بیٹھا کہ آپ کا اسکول کوئی پچاس برس سے اعلیٰ معیارِتعلیم کیلئے مشہور ہے۔آپ کالج کیوں نہیں کھول لیتے۔آپ کو منظوری سرکار سے لینا چند گھنٹوں کی بات ہے، اس لئے کہ سارے سکریٹریز اور ڈائریکٹرز کے بچے آپ کے اسکول میں ہیں۔''برادر'' نے جواب دیا کہ کالج کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔دیکھئے اس سال انٹرمیڈیٹ میں ایک سو طلبا بیٹھے۔ **98** درجہ اول آئے اور صرف **2** درجہ دوم میں۔ان میں **21** میڈیکل کالج، **29** انجینئرنگ کالج،آئی آئی ٹی، چند زرعی کالج اور وٹنری وغیرہ میں داخلے کے مستحق ہوئے۔باقی رامتا پور پالی ٹیکنیک میں نمبر ایک تا پندرہ سر فہرست ہمارے ہی طلبا کا قبضہ ہے۔

تعلیمی معیار کا اندازہ چند باتوں سے ہوجاتا ہے۔بچوں کے سیکھنے کی رفتار،مضامین پر ان کی گرفت،ہوم ورک کا سلیقہ،طلبا کا ذوق و شوق،اساتذہ کی دلچسپی، پبلک امتحان کے نتائج جو ہر اسکول کے معیار تعلیم کیلئے بیرومیٹر کا کام دیتے ہیں۔اس کے علاوہ اسکول کا ڈسپلن، تعلیمی مصروفیات، اسپورٹس گیمز، ڈرامے،تفریحی و تحریری مقابلوں سے طلبا کی تعلیم اور تربیت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔محض بچوں کے یونیفارم، وزنی اسکول بیگ،اونچی فیس اور ٹیپ ٹاپ سے یہ سمجھ لینا کہ تعلیمی معیار بہت اونچا ہوگا،غلط فہمی ہے۔البتہ یہ باتیں اسکول کے ڈسپلن اور معیار تعلیم میں معاون ہوسکتی ہیں۔ایک اور بات یہ ہے کہ اسکول سے کامیاب طلبا نے کس حد تک پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ لیا ہے کیونکہ اکثر فرسٹ کلاس طلبا کو آرٹس کالجز میں بھی داخلہ نہیں ملتا۔

اچھی معیاری تعلیم مہنگی ہوتی ہے۔غیر معیاری تعلیم سستی ہوتی ہے۔ویسے تعلیم ''ایجوکیشن انڈسٹری'' میں تبدیل ہوچکی ہے۔اعلیٰ معیاری شے کیلئے بازار میں قیمت زیادہ دینی پڑتی ہے۔اسی لئے بعض تعلیمی ادارے **(Education Shops)** میں تبدیل ہوچکے ہیں۔گورنمنٹ اسکول اور میونسپل اسکول پست تعلیمی معیار کیلئے مشہور ہیں۔غریب ماں باپ انہی اسکولوں کا رخ کرتے ہیں۔ان میں برسوں میں ایک آدھ کوئی کسی پیشہ ورانہ کالج میں داخلہ کا مستحق ہوتا ہے۔

معیار تعلیم کا انحصار : کسی بھی تعلیمی ادارے کی کارکردگی و رمعیارِتعلیم کا انحصار مندرجہ ذیل سات عناصر کے باہمی خوشگوار اور گہرے ربط و ضبط پر ہے جس کو ہم ''زنجیر مجموعی اثر'' یا انگریزی میں **"Cumulative Effect"** کہتے ہیں۔(**1** ادارہ کے قیام کا مقصد، **2)** انتظامیہ کی کارکردگی، **3)** اساتذہ کی قابلیت اور دلچسپی، **4)** داخلہ کے شرائط، **5)** والدین کا تعاون، **6)** مادری زبان کی سہولتیں، **7)** پرنسپل کی شخصیت۔یہاں پر ان سب پر تفصیل سے بحث کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ضرورت،لیکن ایک اجمالی خاکہ سے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ معیارِتعلیم میں ان عناصر کی کیا اہمیت ہے۔

1- تعلیمی ادارہ کے قیام کا مقصد تجارتی یا ذاتی منفعت ہوسکتا ہے یا پھر اپنی کمیونٹی کی خدمت یا ایسا اسکول قائم کرنا جس میں صرف اونچے طبقہ کے لوگ ہی اس کا رخ کرسکیں۔داخلہ فیس اتنی رکھی جائے کہ عام لوگ ادھر کا خیال ہی نہ کریں۔وہ ادارے جو عام غریب طلبہ کیلئے قائم کئے جاتے ہیں وہ سوشل سروس کے جذبہ اور مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہاں پر تعلیم کا کچھ انتظام ضرور ہوجاتا ہے لیکن معیارِتعلیم بہت دور رہ جاتا ہے۔

2- کرسچین مشنری اسکولوں میں انتظامیہ کہاں ہے،کسی کو پتہ نہیں اور نہ ان تک پہنچ آسان ہے۔سارے اسکول کا ذمہ دار پرنسپل اپنے کام کے پکے اور سچے ہوتے ہیں۔سارا اسکول مشین کی طرح چلتا ہے۔مشین کے ہر پرزہ پر پرنسپل کی نظر ہوتی ہے۔کوئی ناقص ٹیچر ان اسکولوں میں چھ سات مہینوں سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

اب ذرا ہمارا حال دیکھئے۔انتظامیہ کے رکن کی پہنچ ٹائم ٹیبل سے لے کر بچوں کے نمبر بڑھانے تک ہے۔سارے ٹیچرز کسی نہ کسی ممبر کے منظورِ نظر ہیں۔ پرنسپل صرف پوسٹ آفس ورک کرتا ہے۔کبھی اس کی شکایت،کبھی اس کی شکایت مگر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔اس صورت حال کی خرابی یہ ہے کہ اسکول چلانے کی ذمہ داری پرنسپل یا صدر مدرس کی ہے لیکن اسے کوئی اختیار نہیں۔جن کے ہاتھوں میں اختیار ہے وہ ذمہ دار نہیں۔اسی کو لارڈ کلائیو کی دوعملی پالیسی کہا جاتا ہے۔وہ مال گزاری وصول کرتا لیکن انتظام کا ذمہ دار نہیں تھا۔جو انتظام کے ذمہ دار ہیں وہ بے بس ہے۔اس صورت حال کی عملی مثالیں ہمارے تعلیمی اداروں میں کثرت سے مل جائیں گی۔

انتظامیہ کے بعض اراکین کی انا **(Ego)** بہت گہری ہوتی ہے۔بعض تو احساس کمتری میں مبتلا تھے،اب انھیں کوئی سیٹ مل گئی تو ان کا عمل دخل بڑھ جاتا ہے۔اکثر تو تو میں میں ہوجاتی ہے۔ پھر یہ باتیں فلٹر ہوکر اسٹاف روم میں آتی ہیں۔ چند اساتذہ کے گروپ بن جاتے ہیں۔اسکول کی سیاست خوب کام کرتی ہے۔وہ جو پڑھانے کی بات تھی،نصاب کی تکمیل وغیرہ سب بھول جاتے ہیں۔سب کچھ ہے مگر تعلیم نہیں ہے۔جس کیلئے یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا۔

3- کسی بھی تعلیمی ادارہ کا معیارِتعلیم اچھے اور قابل اساتذہ پر ہی منحصر ہوتا ہے۔اگر اسکول میں سب کچھ ہے،اچھے ٹیچر نہیں ہیں تو سب بے کار محض ہے۔مشنری اسکولوں میں **Sister** اور **Nuns** ہوتی ہیں جنھیں خدائی خدمت گار کہا جاتا ہے۔انھیں دنیا کے دھندوں سے کام نہیں، بچوں کی تعلیم ہی ان کا ایمان اور زندگی ہے۔ان میں بلا شبہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جنھیں **Dedicated** کہا جاسکتا ہے۔انھوں نے اس پیشہ کو خدمت خلق اور مذہب کے پرچار کا ذریعہ بنالیا۔ان کے کام اور لگن کو دیکھئے تو رشک آتا ہے۔یہ ٹیچر اسکول کا نمک ہیں۔ان کا وجود اس ادارہ کیلئے باعث فخر اور دوسروں کیلئے قابل تقلید ہے۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے۔ہمارے پرائمری اسکول سے لے کر کالج، یونیورسٹی کی سطح تک دو چار اساتذہ ضرور ایسے مل جائیں گے جنھیں ہم **Dedicated** کہہ سکتے ہیں۔آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ فلاں لیڈر، فلاں منسٹر ابتدا میں ٹیچر رہ چکے ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے سیاسی شعبدہ بازی کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ دیہات میں شاید ہی کوئی ایسا ٹیچر ہوگا جو کسی نہ کسی پارٹی کا سرگرم کارکن نہیں ہے۔الیکشن کے زمانہ میں ان کی حاضری اسکولوں میں مہینوں برائے نام رہتی ہے۔جب ان کا لیڈر کامیاب ہوگیا تو دوسرے الیکشن تک اس سے جائز و ناجائز کام لے کر یہ اپنی آمدنی بڑھاتے ہیں۔اصل تعلیم کا مسئلہ کہاں رہ گیا،خود انھیں بھی نہیں معلوم۔

پیشۂ تعلیم اکثر اساتذہ کیلئے ان کے مزاج اور ذوق سے بہت دور کی بات ہے۔ساری زندگی یہ لوگ اس پیشہ کا بوجھ پیٹھ پر لادے چلے جاتے ہیں۔تعلیم کا کام اکثر وجدان اور روحانی نوعیت کا ہوتا ہے،جہاں تک ان بے چاروں کی پہنچ نہیں۔جو کام لشتم پشتم چلتا رہا ہو تعلیم کے معیار کا تذکرہ بے کار ہے۔

ہمارے مدارس میں ایک اور مرض عام ہے۔اساتذہ کو تنخواہیں بہت کم دی جاتی ہیں۔گورنمنٹ سے گرانٹ جو ملتی ہے وہ ٹیچر کو نہیں دی جاتی۔وہ دستخط تو کرتا ہے لیکن تنخواہ کچھ اور ہوتی ہے۔یہ ایک ایسی آگ ہے جو ہر ٹیچر کے سینہ میں سلگتی ہے۔وہ اس کا بدلہ معصوم بچوں سے لیتا ہے۔آنے والی ساری نسل کی قابلیت کا انحصار اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔کسی ماہر تعلیم نے سچ کہا ہے کہ جو ٹیچر مالی پریشانیوں سے بدحال رہتا ہے وہ ملک کو اتنا نقصان پہنچاتا ہے جو کسی بیرونی دشمن سے ممکن نہیں۔

"A Dissatisfied Teacher Can Harm the Country More than the Army of a foreign Enemy."

دینی مدارس میں اساتذہ کی معاشی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔بے شک دین کا کام ثواب کا ہے لیکن محض تعریف و توصیف، ایثار و قربانی کا درس دیتے رہنے سے ٹیچر کا حال درست نہیں ہوسکتا۔انھیں حکومت کے معیار کی تنخواہیں دینا لازمی ہے۔تب ہی انھیں سکون حاصل ہوگا اور تعلیم کا معیار بلند ہوگا۔

ایک عرصہ سے مغربی ممالک میں ایک نئی اصطلاح چل پڑی ہے ''فروغ انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت'' **(Investment in Human Resources)**۔ یہ بات اب مسلمہ ہوچکی ہے کہ سرمایہ کا بہترین استعمال انسانی وسائل کی ترقی کیلئے ہی ہوسکتا ہے۔اس راز کو جاپان نے پالیا۔ دوسری جنگ عظیم میں ایک تباہ شدہ ملک نے پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن پر اپنی توجہ مرکوز کردی۔اچھی تعلیم کیلئے اچھے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔حکومت نے ان کی تنخواہوں کو پرکشش بنادیا اور ٹیچرز کو وہی سہولتیں دیں جو منسٹر کو نصیب ہیں۔نتیجہ یہ ہوا کہ بس تیس چالیس برس میں جاپان دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک بن گیا۔ ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بچے ملک کا اصل سرمایہ ہیں۔ہم چاہے ملک کی دولت کتنے ہی شعبوں پر صرف کرتے ہیں،تعلیم پر اگر خرچ نہ کیا جائے تو سو برس بعد بھی وہیں ہوں گے جہاں آج ہیں۔اساتذہ کی تنخواہوں سے بہتر کوئی اور انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت نہیں ہوسکتی۔ہمارا ملک تعلیم پر سالانہ بجٹ سے صرف **2.5** فیصد خرچ کرتا ہے اور دفاع پر **24** فیصد۔کوٹھاری ایجوکیشن کمیشن نے **1966**ء میں ملک کی کل پیداوار **(GNP)** کا چھ فیصد مختص کرنے کی سفارش کی تھی لیکن آج تک تعلیم کا حصہ یہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

اخراجات برداشت کرلیں تو ہر شہر کے سینکڑوں بچے اسکولوں میں داخل ہوسکتے ہیں۔ہمارے سامنے ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض حضرات اور خواتین نے ایک دو بچوں کی تعلیمی فیس اخراجات کی کفالت کی ذمہ داری دو سال تا پانچ سال تک لے لی ہے۔جو شہر کی تعلیمی کمیٹیاں پہلے سے یہ کام خاموشی سے کئے جارہی ہیں وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔

ہمارے تعلیمی اداروں کی مسلم انتظامیہ کے پاس مقاصد کی فہرست میں کوئی ایک دفعہ ایسی نہیں ہے کہ ہر سال پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین طلبہ کا داخلہ مفت رکھیں اور ان کے تعلیمی اخراجات کی بھی کفالت کسی حد تک کریں تو یہ ملت پر بڑا احسان ہوگا۔انھیں ضرور کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اتنی بھی نہیں کہ وہ یہودی شیلاک **(Shylock)** کا رول ادا کرے اور بڑی بے دردی سے ملت کے لا قیمت ذہین سرمایہ کو یوں اپنے ہی ہاتھوں برباد کردے جو ملت کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوسکتے ہیں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر اجتماعی طور پر نہ کسی تعلیمی کانفرنس میں غور کیا گیا ہے اور نہ اس کی اہمیت پر سنجیدگی سے گفتگو ہوپاتی ہے۔ان غریب طلبہ کی شرکت اور ساتویں جماعت تک ان کی تعلیمی ضرورت کی پابجائی ایک منصوبہ بند پروگرام کی طالب ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا کام نظر آتا ہے لیکن آج کرنے کا کام یہی ہے۔باقی سب کام تعلیمی میدان میں دوسرے تیسرے درجہ پر آتے ہیں۔ (استفادہ از : تعلیم ایک تحریک ایک چیلنج)

موبائل 9831439068 :
azizabdul03@gmail.com

دینی درس گاہوں میں عصری تعلیم کا امتزاج

ترتیب : عبدالعزیز

ریاست کرناٹک میں 'بیدر' ایک تاریخی مقام اور ایک اہم ضلع ہے۔چند برس پہلے یہاں ایک تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں جانا ہوا۔بیدر میں مدرسہ محمود گاواں کے کھنڈر کے قریب ہی ایک دینی تعلیم کا مرکز ہے جہاں پر طلبا و طالبات تین سو سے زائد ہیں اور اس مدرسہ کو شروع ہوئے تین برس ہوچکے تھے۔ **9** اساتذہ پڑھاتے ہیں۔انہی اساتذہ سے اصل گفتگو کرنی تھی۔میں نے اس اسکول کا نصاب دریافت کیا تو صدر مدرسہ نے ٹائم ٹیبل سامنے رکھ دیا۔یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس میں تفسیر قرآن، حدیث شریف کے ساتھ ساتھ کلاسیکل عربی ادب، صرف ونحو، منطق، فقہ، فلسفہ اور علم الکلام وغیرہ شامل ہیں۔ان اساتذہ سے دریافت کیا کہ آخر یہ تیسری جماعت کے بچے کس طرح صرف ونحو، فلسفہ اور منطق، علم الکلام کو سمجھ پائیں گے۔جامعہ عثمانیہ میں منطق صرف 'بی اے' کے درجہ میں مضمون اختیاری تھا۔خود ان میں اکثر تو وظیفہ یاب مدرسین تھے جنھوں نے کسی دینی مدرسہ میں کبھی تعلیم نہیں پائی تھی۔جواب میں بتایا گیا کہ یہ نصاب اور نظام الاوقات حیدرآباد کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم سے حاصل کیا گیا ہے۔اسی سے نقل کرلیا گیا۔اگر حیدرآباد کی بڑی درسگاہیں اپنے ہاں ترمیم کرلیں تو پھر ہم بھی اپنا نصاب بدل سکتے ہیں۔چونکہ اس قسم کا حیرت انگیز انکشاف راقم کو پہلی مرتبہ ہوا تھا اس لئے وہ اپنے کو اس پر کسی قسم کے تبصرہ کا اہل نہیں پاتا۔

ایک دوسرا تجربہ یہ ہوا کہ حیدرآباد کی ایک بڑی دینی درسگاہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جہاں چھ سو طلبا تعلیم پاتے ہیں اور نصف دارالاقامہ میں مقیم ہیں۔کوئی ڈیڑھ سو طلبا حفظ میں مشغول ہیں۔میرے ایک دوست نے ایک **14** سالہ لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہاں تک حفظ کرچکے ہیں؟اس کے بعد ایک سوال کیا کہ آپ کے ہاں **32** آم ہیں۔اپنے **4** دوستوں میں آپ نے اسے مساوی تقسیم کردیئے۔بتلائیے کہ ہر ایک کو کتنے آم ملے؟ وہ طالب علم اس کا جواب نہیں دے سکا اور صورت دیکھتا رہ گیا۔

اس تمہیدی نوٹ کے بعد اصل عنوان کی طرف آئیے کہ یہ دین و دنیا کے علوم میں بھید بھاؤ کیسے پیدا ہوا اور اب ہم کیا کرسکتے ہیں؟ عنوان بہت وسیع ہے،لیکن یہاں مختصراً چند اہم نکات آپ کی غور و فکر کیلئے پیش ہیں۔

1) پروفیسر مجیب نے لکھا ہے کہ سولہویں صدی کا یورپ میں نشاۃ ثانیہ اسپین کے عربوں کا رہین منت ہے،لیکن یورپ کے ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ بے شک مسلمانوں نے یورپ میں تعلیم و تحقیق، علوم و فنون کی روشنی پھیلائی،لیکن ان کا حال ان مزدوروں کا سا ہے جو علم کا بوجھ سروں پر اٹھالائے اور یورپ کی منڈیوں میں اتار کر دور جا بیٹھے۔گزشتہ پانچ سو برس کے دوران پھر ان کے علمی اور سائنسی کارناموں کا کہیں تذکرہ تک نہیں ملتا۔

2) پروفیسر معاشیات جناب حبیب الرحمن نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ اٹھارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے صنعتی انقلاب **1760**ء تک دینی اور دنیاوی تعلیم کا کوئی بھید بھاؤ نہیں تھا۔جو کچھ علم تھا وہ دین کا تھا۔باقی روزی روزگار کیلئے، زراعت، تجارت، محنت، مزدوری اور معمولی پیشے تھے۔صنعتی انقلاب کے بعد سے ایک سو برس کے دوران جدید ایجادات، صنعت و حرفت، مشینوں کے استعمال نے مادی علوم میں سینکڑوں شعبوں کو جنم دیا اور پھر علم کی سینکڑوں شاخیں ہوگئیں۔اگر کوئی جدید میڈیکل سائنس پر غور کرے تو اندازہ ہوگا کہ ہر مرض، ہر عضو کے سینکڑوں ماہرین یا **Specialists** پیدا ہوچکے ہیں۔پھر ان کا ایک ہائیٹیل چلانے کیلئے نیچے بڑی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح دینی علوم اور مادی علوم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ مادی علوم کیلئے کسی ایک فن میں مہارت لازمی ہوگئی جبکہ دینی علوم کے چند شعبے رہ گئے ہیں جن کا اجرا اس دنیا میں نہیں۔اس لئے مذہبی علوم کی عوام کے ذہن میں وہ اہمیت نہیں رہی جو مادی علوم کے حصول کے ساتھ ہی جاہ و حشمت، دولت و عزت حاصل ہوتی ہے۔آج وہ نسل جو دینی درسگاہوں میں تعلیم پارہی ہے، وہ دنیاوی علوم کی کشش سے بے نیاز نہیں رہ سکتی اور وہ طلبہ جو جدید علوم کے حصول میں لگے ہوئے ہیں وہ مذہب سے بہت دور ہوچکے ہیں۔ان کا تعلق اگر کچھ ہے تو بس اتنا سا :

کل کہتے تھے یہ بھائی گھورن..... دنیا ہے روٹی، مذہب ہے چورن (اکبرؔ)

کوئی ساٹھ ستر برس پہلے آپ کو یاد ہوگا آلۂ 'مکبّر الصوت' **(Mike)** کا استعمال جلسوں میں نیا نیا ہوا تھا۔مسجدوں میں اذان اور خطبہ کیلئے اس آلہ کے استعمال کے خلاف میں علمائے دین نے فتوے دیئے کہ 'اس منحوس آلہ کو مسجد ہی میں نہ لایا جائے''۔پروفیسر غلام دستگیر رشید (عثمانیہ) اپنی تقاریر میں کہتے تھے، ہمارے علمائے دین کے جمود کا کیا کہنا کہ دس برس تک وہ اسی بے کار سی بحث میں پھنسے رہے جبکہ اس عرصہ میں روس نے دو پنج سالہ منصوبے کو پورا کرلیا۔وہ علمائے کرام اور ان کے شاگرد کہاں ہیں جبکہ مائیک کا استعمال بے دھڑک نہ صرف مساجد میں ہوتا ہے بلکہ مکہ اور مدینہ میں دن رات ہورہا ہے۔میرا ایک مضمون ''سرسید کا کام اور پیام'' ایک عالم دین کی نظروں سے گزرا جن سے مجھے ایک عرصہ سے نیاز حاصل ہے۔وہ پیرا گراف آپ بھی پڑھ لیں، اس لئے کہ اسی ایک پیرا گراف پر قریب دو ماہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا جو پندرہ بیس صفحات پر مشتمل ہے۔

''مسلمان فطرتاً ہر نئی چیز کو سمجھنے اور اسے قبول کرنے کے معاملہ میں متشکک واقع ہوئے ہیں۔وہ نوشتہ دیوار پڑھنے کیلئے برسوں لگا دیتے ہیں۔جب جاگتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں بہت آگے نکل چکی ہیں۔اس قسم کا فکری ڈھانچہ کوئی برسہابرس میں تیار ہوا ہے جبکہ مذہبی علماء نے دنیوی اور مادی علوم، معاش، کسب، ایجادات وغیرہ کا کچھ اس طرز سے مضحکہ اڑایا کہ امت مسلمہ کا ذہن اس طرف سے مفلوج ہوگیا'' (سرسید)۔مسلمانوں میں جہاں تک علم و عمل کا تعلق ہے، قناعت پسندی کا رجحان عام ہے، وہ جو تحقیق و تجربہ یا کسی علم میں کمال پیدا کرنے میں سنگ راہ ہے'' (سرسید-میری کتاب 'تعلیمی مسائل'' ص **61-60**)۔

اس پیرا گراف پر اعتراض کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں : علم الٰہی کے مقابلہ میں طبعی علم بہ اعتبار آخرت مطلق اور کذب محض ہے۔جس رونق و دنیا کی طرف نظر اٹھانے کی اجازت نہ ہو اس کی تحقیق و تحلیق کی محنت اور مسابقت کا تصور کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ آخر میں عرض کروں کہ سائنس اور سائنس دانوں کو حق تعالیٰ نے مومنین کا خادم بنایا ہے کہ ان کی مادی محنت اور مسابقت کے ثمرات سے بقدر ضرورت استفادہ ہورہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنین خود کچھ نہیں کریں گے۔دنیوی و مادی ضرورتوں کا جہاں تک تعلق ہے، وہ دوسروں کے محتاج ہی رہیں گے۔بہر حال دین و دنیا الگ الگ دریا ہیں جو کہیں ملتے نہیں : مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ o اوپر کے خط کا مطلب یہ ہے کہ علم سے مراد علم الٰہی ہے، باقی سب جہل ہے۔اس لئے اس کے حصول پر کسی قسم کی رغبت و محنت عبث ہے۔

قرآن کریم میں وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کو دنیا و ما فیہا زمین و آسمان کے سارے علوم سے روشناس کروایا گیا۔اسماء میں وہ ساری اشیائے کائنات کا علم، آثار اور خواص سب کچھ آگئے، (تفسیر ماجدی)۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام سائنسی علوم، ایجادات و انکشافات سب کچھ علم کے دائرہ میں شامل ہیں۔اسی لئے انسان کو عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ، ہر وہ علم سکھلا دیا گیا جو وہ نہ جانتا تھا۔ہر ایجاد، ہر جدید تحقیق اور وہ سب انکشافات جو زمین و آسمان کے نیچے یا اوپر قیامت تک ہوتے رہیں گے وہ سب آیت کے اس ایک ٹکڑے نے احاطہ کرلئے ہیں۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ علم میں دین و دنیا کا سب علم شامل ہے۔دین و دنیا کے علوم کو الگ الگ کرنا قرآنی علم کی روح کے خلاف ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں بیشک دنیا کو حقیر جاننے اور اس کی چند روزہ زندگی میں گم ہوجانے کے خلاف آیات اور احادیث مل جائیں گی،لیکن مادی علوم سے پوری طرح کنارہ کشی کرلینے، مادی علوم کے سیکھنے، حلال کسب اور معاش کی جستجو کے خلاف شاید کوئی چیز نہیں ملے گی۔اس دنیا میں بے حیثیت زندگی گزارنے، دوسروں کے رحم و کرم پر قناعت کی زندگی گزارنے کیلئے جو ملت تیار ہوجائے وہ کس طرح خلیفۃ اللہ کہلانے کی مستحق ہوگی۔اس کے سر پر زمین کی خلافت کا تاج کیسے زیب دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے کہا کہ اپنے میں قوت پیدا کرو۔پھر اس کا مطلب یوں سمجھایا کہ شمشیر زنی اور شہسواری میں کمال پیدا کرو۔وہ زمانہ تیر اندازی اور شمشیر زنی کا گزر گیا۔آج سائنس اور ٹکنالوجی میں کمال پیدا کرنا ہی قوت حاصل کرنا ہے۔ان علوم کا حصول دین کی بلندی اور خدمت کے جذبہ سے کئے جائیں تو یہ بھی دین ہی ہے۔اسلام میں دولت، رزق، عزت و حکومت اولاد اور زمین جائیداد اور مویشیوں کو انعاماتِ الٰہی سے تعبیر کیا ہے۔

گزشتہ دو چار برسوں سے علمائے کرام کی فکر میں کچھ تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔وہ دبی دبی زبان سے ہی سہی اب کہنے لگے ہیں کہ دینی درسگاہوں میں عصری علوم کا داخل کرنا ضروری ہوگیا ہے تاکہ وہ زمانہ کے تقاضوں کو سمجھ سکیں اور ایک ایسے ملک کے شہری کی حیثیت سے زندگی گزار سکیں جہاں کئی مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔دین کے تبلیغی تقاضے نہ صرف اس خطہ کی بلکہ مختلف زبانوں کے ساتھ انگریزی زبان پر عبور نہ ہو تو آج وہ شخص گونگا معلوم ہونے لگا ہے۔اس کے باوجود علمائے دین نے ابھی تک اجتماعی طور پر کوئی جرأت مندانہ عملی اقدام نہیں اٹھایا ہے۔

جناب سید حامد لکھتے ہیں کہ ''آج کل عصری تعلیم کی مانگ زور پکڑ رہی ہے۔میتھس، فیزیکس، کیمسٹری، انگریزی جیسے عصری علوم کو تعلیم دیئے جانے کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔یوپی کے اعظم گڑھ ضلع کے بلرگنج میں جامعۃ الفلاح نے اپنے نصاب تعلیم میں زبردست انقلابی تبدیلیوں سے روشناس کروایا ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت دیر ہی سے سہی اور بہت محدود حد تک ہی سہی کہیں تو اس کا احساس ہوا۔زمانہ کے تقاضوں اور وقت کے دباؤ سے علمائے کرام میں عصری علوم کی ضرورتوں کا احساس بڑھتا جارہا ہے،لیکن ان دینی حلقوں میں بعض واجبی اندیشوں کا ذکر ضروری ہے۔

1) عصری علوم کی دینی درسگاہوں میں داخل ہوتے ہی دین کے قلعوں میں رخنے پڑ جائیں گے۔پھر انھیں بند کرنا مشکل ہوجائے گا۔آج تو یہ حال ہے کہ ملک کی بعض مشہور دینی درسگاہوں میں اخبار بھی پڑھنا ممنوع ہے۔

The Urdu Daily WATTAN
وطن

باقیات

101

کردیا، جسے 2019 میں منسوخ کر دیا گیا تھا، خطے میں بحال کیا جارہا ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے پہلے، عمر اوران کے والدڈاکٹرفاروق عبداللہ دونوں نے پاکستان کے ساتھ بات چیت کی بحالی پر زوردیا تھا۔علاقائی انتخابات کی مہم کے دوران چیف منسٹر نے پاکستان کے ساتھ بات چیت کی حمایت کی، اورمرکز میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت پر زوردیا کہ وہ آنجہانی اٹل بہاری واجپائی کے عقیدہ پر دھیان دیں۔ادھر وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے ان رپورٹس پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ امریکی ایجنسیاں یہاں پر انتخابات میں مداخلت کرتی ہیں اورفنڈس فراہم کرتی ہے۔

102

ہے کہ آئندہ کچھ دنوں تک موسم ابرآلودرہنے کے ساتھ ہلکی بارشوں اور برفباری کا امکان ہے۔ ادھر جموں میں بھی شدید بارشوں کے نتیجے میں معمول کی زندگی متاثر ہی۔سی این آئی کے مطابق چلہ خرد کے آخری دن محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے عین مطابق گلمرگ،سونہ مرگ، زوجیلا اور پیر کی گلی کے علاوہ پیز پنچال کی پہاڑیوں پر برف و باراں کا سلسلہ شروع ہوصبح تک جاری تھا۔محکمہ موسمیات نے بتایا کہ گلمرگ سمیت بالائی علاقوں میں تازہ برفباری ہوئی ہے۔

103

نے کہا کہ زخمی استانی کوعلاج کیلئے ضلع اسپتال بڈگام منتقل کیا گیا تاہم ڈاکٹروں نے اسے وہاں مردہ قرار دیا۔پولیس کے سنیئر آفیسر نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سڑک حادثے میں ایک سرکاری استانی جس کی شناخت شائستہ زوجہ فیاض احمد ڈار ساکنہ ہاؤسنگ کالونی اوم پورہ بڈگام کے بطور ہوئی۔انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں کیس درج کرلی گئی ہے اورتحقیقات جاری ہے۔

104

معاملات میں کچھ کلیریکل غلطیاں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے انہیں امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔'' انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کا سامنا کرنے والے طلباء کی تعداد 24 سے 25 کے لگ بھگ تھی اور وہ زیادہ تر نجی سکولوں میں داخل ہیں۔

105

اور آتشی کے بعد ریکھا گپتا دہلی کی چوتھی خاتون وزیراعلیٰ بنی ہیں۔انہوں نے رام لیلا میدان میں منعقدہ تقریب میں عہدے کا حلف لیا۔اس سے قبل حلف برداری سے پہلے میڈیا سے بات کرتے ہوئے عام آدمی پارٹی پر حملہ کیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت (عام آدمی پارٹی) جو گذشتہ 12 برسوں سے دہلی پرحکومت کررہی تھی، اسے عوام کی ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا۔ریکھا گپتا نے حلف برداری تقریب سے قبل کرپشن کے الزامات کی جانچ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عاپ حکومت پر جو بھی کرپشن کے الزامات لگے ہیں، انہیں اس کا حساب دینا پڑے گا۔اس کے علاوہ حلف برداری کی تقریب میں دہلی کے تمام طبقات کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ادھر وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ دمیت دیگر لیڈران نے انہیں مبارک باد پیش کی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو کہا کہ دہلی کی بی جے پی حکومت شہر کو صاف ستھرا، خوبصورت اور خوشحال بنا کر اسے دنیا کا بہترین دارالحکومت بنائے گی، جب انہوں نے نئی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور ان کے وزارتی ساتھیوں کو عہدہ کا حلف لینے پر مبارکباددی۔و

106

بند کر دیا گیا۔اسی دوران بانہال اور رام بن علاقوں میں بارش کے باوجود جموں سرینگر شاہراہ پر ٹریفک رواں دواں ہے۔حکام نے بتایا کہ بارشوں کے باوجود بھی شاہراہ پر گاڑیوں کی آمد رفت بنا کسی خلل کے جاری رہی اور دونوں طرف سے ٹریفک دن بھر چلتا رہا۔حکام نے کہا کہ رام بن اور بانہال کے میدانی علاقوں میں بارش ہوئی جبکہ سب ڈویژن بانہال کی جواہر ٹنل اور مہو مانگٹ وادی سمیت بالائی علاقوں میں برف باری ہوئی۔

107

ہے۔'' ادھر کابینہ میں شامل کرنے پر بی جے پی کے لیڈر یامونا نے کہا کہ میں وزیر اعظم مودی، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے کابینہ کے وزیر کے طور پر کام کرنے اور دہلی کی ترقی کے لیے کام کرنے کا موقع دیا۔ خیال رہے کہ ریکھا گپتا دہلی کی چوتھی خاتون وزیر اعلیٰ ہوں گی۔نئی دہلی میں بی جے پی، کانگریس اور عام آدمی پارٹی کی خواتین وزیر اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے آتشی کی جگہ لی۔شالیمار باغ سیٹ سے منتخب ممبر اسمبلی ریکھا دہلی میں بی جے پی مہیلا مورچہ کی جنرل سکریٹری اور اس کی قومی ایگزیکٹو کمیٹی کی رکن کے طور پر کام کر چکی ہیں۔

108

کوئی میٹنگ کرتے تھے، ہر بار کیتھ لیب کا مطالبہ اٹھایا جاتا تھا اور آج اسے جنوبی کشمیر کے لوگوں کیلئے وقف کر دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اللہ کے بعد لوگ ڈاکٹروں سے امیدیں وابستہ رکھتے ہیں کیونکہ وہ تب ہی بہتر علاج کر سکتے ہیں جب ان کے پاس انفراسٹرکچر بہتر ہو۔سکینہ نے کہا کہ ڈاکٹروں قابل ستائش کام کر رہے ہیں لیکن انہیں مزید مریضوں کے ساتھ نرمی برتنے اور ہر جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ عمر عبداللہ کی زیر قیادت حکومت جہاں بھی ضرورت ہو صحت کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے کیلئے پرعزم ہے اور عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کیلئے ہر قدم اٹھایا جا رہا ہے۔

109

میں اپنی تعلیم حاصل کی، اور بعد میں دیش بھگت یونیورسٹی سے بی ایس سی نرسنگ مکمل کی۔متوفی ملک خالد سیف اللہ کے ایک قریبی رشتہ دار نے کہا کہ اس کی اچانک موت نے پورے خاندان اور ہمارے علاقے کو صدمے میں ڈال دیا ہے۔متوفی ملک خالد سیف اللہ کا غائبانہ نماز جنازہ پالپورہ گراؤنڈ میں صبح 11 بجے ادا کیا گیا، جہاں رشتہ دار اور مقامی لوگ آخری تعزیت کے لیے جمع ہوئے۔

110

پاکستان کی طرف سے جیش محمد جیسے گروہوں کے ذریعے انجام دی جانے والی دہشت گردی کی کارروائیوں کا شکار رہا ہے اور یہ ایک بڑی ستم ظریفی ہے جب دہشت گردی کا عالمی مرکز اس لعنت کے خلاف لڑنے کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی پیٹھ تھپتھپاتا ہے۔ پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ محمد اسحاق ڈار کی جانب سے چین کی کونسل کی صدارت میں منعقدہ کثیرالجہتی پر عمل، اصلاحات اور عالمی نظم ونسق کو بہتر بنانے کے موضوع پر کھلے مباحثے کے دوران جموں وکشمیر کے بارے میں تبصرے کے بعد پاروتھینی ہریش نے سخت الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا ''پاکستان دہشت گردی کا ایک عالمی مرکز ہے جو اقوام متحدہ کی فہرست میں شامل 20 سے زیادہ دہشت گرداداروں کو پناہ دیتا ہے اور سرحد پار دہشت گردی کو ریاستی مدد فراہم کرتا ہے''۔لہٰذا یہ ایک انتہائی ستم ظریفی ہے جب پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سب سے آگے ہونے کے طور پر اپنی پیٹھ تھپتھپاتا ہے۔ ہندوستان اس ملک کی طرف سے دہشت گرد گروہوں جیسے کہ جیش محمد اور حرکت المجاہدین سمیت درجنوں دیگر کے ذریعے انجام پانے والی دہشت گردی کی کارروائیوں کا شکار رہا ہے۔ ہریش نے زور دے کر کہا کہ دہشت گردی کی شکل، نوعیت اور مقصد سے قطع نظر اس کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا۔اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ جموں اور کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تنسیخ حصہ رہا ہے، ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہریش نے کہا کہ یہ حقیقت میں پاکستان ہے جو ''جموں وکشمیر کے کچھ حصوں پر ناجائز قبضہ'' میں ہے۔انہوں نے کہا'' پاکستان کی غلط معلومات اور غلط معلومات کی مہم، جھوٹ اور جھوٹ کی، زمینی حقائق کو تبدیل نہیں کرتے ہیں۔'' جموں و کشمیر میں گزشتہ سال ستمبر اکتوبر میں ہوئے اسمبلی انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے ہریش نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں نے کامیاب انتخابات میں حصہ لیا اور اپنی حکومت کو منتخب کرنے کے لیے بڑی تعداد میں ووٹ دیا۔جموں وکشمیر کے لوگوں کا انتخاب بلند اور واضح تھا۔جموں وکشمیر میں جمہوریت متحرک اور مضبوط ہے۔

111

خطہ پیر پنچال کے آر پار بشمول کشمیر، وادی چناب اور جموں خطے کے باقی علاقوں میں مزید برف و باراں کا امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ 21 سے 23 فروری تک مطلع جزوی طور پر ابرآلود رہنے کے بعد 24 سے 28 فروری کے دوران بکھرے ہوئے مقامات پر ہلکی بارش اور برف باری متوقع ہے۔جے کے این ایس کے مطابق حکام نے بتایا کہ گلمرگ، سونمرگ اور پہلگام کے مشہور سیاحتی مقامات، شمالی کشمیر کے بالائی علاقوں کے ساتھ ساتھ بڈگام ضلع کے دودھ پتھری میں بھی ہلکی برفباری ریکارڈ کی گئی۔انہوں نے بتایا کہ شوپیاں کے ہیر پورہ علاقے، کپوارہ کے کرناہ، مژھل، کیرن اور بارہمولہ کے اوڑی میں بھی ہلکی برفباری ریکارڈ کی گئی۔بالائی علاقوں میں کئی دیگر مقامات پر بھی تازہ برف باری ہوئی۔انہوں نے مزید کہا کہ سری نگر سمیت وادی کے میدانی علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش ہوئی۔مزید بارش کی پیشین گوئی کے ساتھ کیلئے موسم نے کشمیر میں بارش کے زیادہ خسارے کو کم کرنے کی لوگوں میں امیدیں جگائی ہیں۔کشمیر نے اس سال زیادہ تر خشک سردی کا مشاہدہ کیا ہے اور جنوری اور فروری کے مہینوں میں تقریباً 80 فیصد بارش کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔

112

انتظامی ردوبدل میں، حکومت نے جموں وکشمیر کے مختلف صوبوں میں 157 ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس افسران کے تبادلے اور تعیناتی کا حکم دیا ہے۔انتظامیہ کے مفاد میں یہ تبدیلیاں فوری طور پر نافذ کی گئی ہیں۔اس ضمن میں جاری حکمنامہ کے مطابق بشارت حسین، جو پہلے ڈی ایس پی آئی آر پی 11 بی این کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، کو تبدیل کر کے ایس ڈی پی او اچھہ بل تعینات کیا گیا ہے، جبکہ نثار احمد خان، جو ڈی ایس پی سی آئی ڈی ایس بی پونچھ تھے، اب ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر کولگام کے طور پر خدمات انجام دیں گے۔اسی طرح سے رئیس احمد میر کو ڈی ایس پی ایس او جی لولاب کی مدت ملازمت کے بعد ڈی ایس پی سی آئی ڈی ایس بی بارہمولہ تعینات کیا گیا ہےجبکہ اویس رشید جو پہلے ایس ڈی پی او بجبہاڑہ تھے، کا تبادلہ ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر گاندربل کر دیا گیا ہے۔اسی طرح سے حکمنامہ کے مطابق محمد یاسر پرے جو پولیس ہیڈکوارٹر میں تعینات تھے کو تبادل کر کے ایس ڈی پی او کوٹھی باغ سرینگر تعینات کیا گیا جبکہ ایس ڈی پی او خانصاحب بڈگام نثار احمد کو ڈی ایس پی (سی آئی ڈی) ایس بی بڈگام تعینات کیا گیا۔اسی طرح سے دیگر اہم تبادلوں میں عبدالرقیب ملک کو ایس ڈی پی او اچبل سے ڈی ایس پی ایس او جی رفیع آباد میں تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ عبدالمجید ماگرے جو ڈی ایس پی ڈار ہندواڑہ کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے اب ڈی ایس پی پی سی آر کشمیر کا عہدہ سنبھالیں گے۔

113

جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ اس کے سینئر طلباء نے اسے ذلت آمیز حرکتیں کرنے پر مجبور کیا، زبانی طور پر اس کیساتھ بدسلوکی کی، اور بعد میں اس کے ہاسٹل کے کمرے میں اس پر حملہ کیا۔پولیس کے مطابق ملزم سینئر ایم بی بی ایس طلباء جن کی شناخت 23 سالہ محمد زینول، 23 سالہ سمیر، 24 سالہ شیخ ساؤد، 24 سالہ منصور بھاشا اور 23 سالہ مظفر عرف مجیب جمعدار کے طور پر کی گئی ہے، ان کے خلاف بھارتیہ نیا سنہتا اور کرناٹک ایجوکیشن ایکٹ 1983 کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔پولیس ذرائع نے بتایا کہ انہوں نے مبینہ طور پر حمیم غلام بٹ کو معافی کی ویڈیو ریکارڈ کرنے پر مجبور کیا اور اسے دھمکی دی کہ اگر وہ اگلے چار سال تک کرکٹ میچوں میں حصہ لیتے ہیں تو اسے سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے۔کشمیری طالب علم کی شکایت کے بعد، وجئے پورہ دیہی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور بدھ کو 5 ملزمان کو گرفتار کرلیا۔

114

امیت شاہ کی طرف سے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر وعدوں کے باوجود ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا۔سی این آئی کے مطابق جموں میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کانگریس کے جموں کشمیر صدر طارق حمید قرہ نے کہا نیشنل کانفرنس کے ساتھ کسی بھی قسم کے اختلافات کی افواہوں کو مسترد کیا۔انہوں نے توقع کی کہ جلد ہی کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے ارکان پر مشتمل ایک رابطہ کمیٹی کی تشکیل کی جائے گی۔انہوں نے کہا ''ہم ریاست کی بحالی اور لوگوں اور کارکنوں سے ملنے کی مہم پر ہیں۔کانگریس کا اپنا انتخابی حلقہ ہے اور جہاں ہم ریاست جیسے مسائل پر اپنے پروگراموں کے بارے میں لوگوں سے بات کرتے ہیں وہیں وہ مختلف پریشانیوں کے بارے میں بھی بات کرتے ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مسائل کو حکومت کے ساتھ حل کرنے کے لیے اٹھائیں''۔

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول صفا کدل
عنوان: درخواست از جانب فہمیدہ زوجہ مرحوم گلزار احمد شیخ ساکنہ پمپوش کالونی پالپورہ سرینگر نسبت اجرائی ڈپنڈنٹ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اسکا شوہر متوفی گلزار احمد شیخ ساکنہ پمپوش کالونی مورخہ 30/03/2024 کو فوت ہو چکے ہے۔اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں ڈپنڈنٹ سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افرادکنبہ	عمر	رشتہ متوفی	پیشہ	کیفیت
فہمیدہ	۴۰	زوجہ	گھریلو کام	
طاہرہ گلزار	۲۰	دختر	....	
صاحبہ گلزار	۱۹	---	...	
آفرین گلزار	۱۷	---	...	
رونق گلزار	۱۶	---	زیر تعلیم	
نذیر احمد شیخ	۷۰	والد	ریٹائر ملازم	
شمیمہ	۶۶	والدہ	-----	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صفا کدل

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

من مظہر فاروق احمد گوجر پسوال ولد شیر احمد گوجر پسوال ساکنہ موضع کچواری تحصیل خانصاحب نے ایک درخواست نسبت ST سرٹیفکیٹ بحق عرفان فاروق، بلال فاروق، بشارت فاروق، عاشق فاروق، بلقیس فاروق اولادان فاروق احمد گوجر پسوال ساکنان کچواری بذریعہ آن لائن دیا ہے جو اس وقت زیر کارروائی ہے۔من مظہر پچھلے پندرہ سالوں سے دہ ھذا میں رہائش پذیر ہے۔من مظہران کا کنبہ ۷ افراد پر مشتمل ہے اور ماہانہ آمدنی زرعی وغیر زرعی 85697 روپے تک ہے۔اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات دفتر تحصیل خانصاحب میں پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

دستخط سائل

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول صفا کدل
عنوان: درخواست از جانب منظور احمد خان ولد غلام محمد خان ساکنہ پالپورہ نیو کالونی سرینگر نسبت اجرائی لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اسکا پسر متوفی زاہد منظور احمد ساکنہ پالپورہ مورخہ 22/12/2024 کو فوت ہو چکے ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افرادکنبہ	عمر	رشتہ متوفی	پیشہ	کیفیت
منظور احمد خان	۶۲	والد	مزدوری	
رفیقہ بانو	۶۰	والدہ	گھریلو کام	
آفرین بانو	۳۲	زوجہ	...	
محمد اعظم خان	۵	پسر	زیر تعلیم	
محمد آدم خان	۳	--	....	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صفا کدل

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب سید علی شاہ پسر سید رسول شاہ ساکنہ موضع کانٹر بوگ تحصیل سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود سیدہ جنت

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع کانٹر بوگ سنگھپورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔نیز مطابق Drops card سائل مزکور کی دختر خود سیدہ جنت مورخہ 31/10/2021 کو پیدا ہوئی ہے۔جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول زونی مر
عنوان: درخواست از جانب سجاد احمد ہنڈو ولد مرحوم غلام حسن ہنڈو ساکنہ خالد کالونی صورہ نسبت اجرائی لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اسکا والد متوفی غلام حسن ہنڈو ولد محمد شاہ ہنڈو ساکنہ خالد کالونی صورہ مکان نمبر 181,180 مورخہ 11/12/1992 کو فوت ہو چکے ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افرادکنبہ	عمر	رشتہ متوفی	پیشہ	آمدنی
سجاد احمد ہنڈو	۶۴	پسر شادی شدہ	دکاندار	5000
جاوید احمد ہنڈو	۵۷	پسر شادی شدہ	سیلزمین	15000
محمد ابراہیم ہنڈو	۵۲	---	دکانداری	10000

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول زونی مر
عنوان: درخواست از جانب شمیمہ زوجہ مرحوم اعجاز احمد گنائی ساکنہ آرم پورہ لالبازار سرینگر نسبت اجرائی لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اسکا شوہر اعجاز احمد گنائی ولد غلام محمد گنائی مورخہ 29/01/2025 کو فوت ہو چکے ہے۔اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افرادکنبہ	عمر	رشتہ متوفی	پیشہ	کیفیت
شمیمہ	۵۰	زوجہ	گھریلو کام	بیوہ
انشاء اعجاز	۳۴	دختر	ڈاکٹر	بہو
صالحہ جان	۲۷	دختر	زی تعلیم	
منشا	۳۱	دختر	شادی شدہ	
آفرین اعجاز	۲۸	---	...	
شریف احمد گنائی	۴۹	بھائی	دکاندار	
نصیر احمد گنائی	۵۰	بھائی	.....	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست از جانب میر زاہد حسین ولد غلام رسول میر ساکن لعل بازار سرینگر نسبت اجرائی اموات سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اسکا والد متوفی غلام رسول میر ولد غلام محمد میر ساکنہ لعل بازار سرینگر مورخہ 28/07/2018 کو فوت ہو چکی ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں اموات سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افرادکنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
جواہرہ	۷۲	زوجہ	
زاہد حسن میر	۵۶	پسر	
طاہرہ	۵۰	دختر	
نیلوفر	۴۷	---	
میر الیاس احمد	۴۰	پسر	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار عیدگاہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب الطاف احمد پرے پسر علی محمد پرے ساکنہ موضع کانٹر بوگ تحصیل سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود منزہ بتول

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع کانٹر بوگ سنگھپورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔نیز مطابق Drops card سائل مزکور کی دختر خود منزہ بتول مورخہ 01/01/2023 کو پیدا ہوئی ہے۔جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

PUBLIC NOTICE

I JANA BEGUM W/O LATE MOHAMMAD SHAFI MIR R/O NOWPORA SRINAGAR
WANT TO TRANSFER ELECTRIC CONNECTION IN MY NAME WHICH WAS PREVIOUSLY IN THE NAME OF MY DECEASED HUSBAND NAMELY MOHAMMAD SHAFI MIR WHO WAS PASSED AWAY AND VALID CONSUMER OF PDD DEPT UNDER CONSUMER NO. 0204010008650 IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE /SHE MAY CONTACT SUB DIV KHANYAR WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

FROM THE OFFICE OF
ADVOCATE SHAZADA SALEEM

In the case of
1.BABU SINGH S/O AJEET SINGH ICHEHAMA BUDGAM, ISKANDERPORA J&K

[CAVEATORS]

Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

GOVERNMENT OF (U.T) JAMMU & KASHMIR
Office Of The Executive Engineer Jal Shakti (PHE)Deptt.
Ground Water Division Srinagar
Baghi-Ali-Mardan, Nowshara Srinagar.

Extension Notice 1st

Subject: 1. Construction of Production Bore Well at Below Dargund District Pulwama.
2. Construction of Production Bore Well at Madina Sanzwatroo District Pulwama.
3. Construction of Production Bore Well at Kharbatpora Ratnipora District Pulwama.
4. Construction of Production Bore Well at Banura Bandzoo District Pulwama.

Due to "No/Poor Response" for the work advertised vides e-NIT No.60/JS-PHE/GWDS/Mech. of 2024-25 issued vide this office endorsement No: --JS-PHE/GWDS/24-25/Corrs./ 11844-54, Dated: 10-02-2025. Bearing Tender ID No. 2025_PHE_272229_1, 2, 3 & 4. Which was scheduled to be downloaded till 19-02-2025 Up-to 01:00 PM are extended as per the details given below: -

S. No.	Item	Fresh Date
1.	Period of submission of bids	03-03-2025 Up-to 11:00 AM
2.	Date of opening of tenders	04-03-2025 11.00 AM

NOTE:
All other terms and conditions shall remain same as laid down in the aforesaid e-NIT issued vide above referred endstt: nos.

Sd/-Executive Engineer
Jal Shakti (PHE) Deptt.
Ground Water Division Srinagar.

DIPK-12188/24
Dtd. 19-02-2025

Union Territory Jammu & Kashmir
OFFICE OF THE EXECUIVE ENGINEER R&B DIVISION SOPORE.

NOTICE INVITING TENDER

Fresh NIT No-108 of RnB- Sopore of 2024-2025 e-tendering DATED 18.02.2025)3rd call)

For and on behalf of the Lt. Governor, J&K, e-tenders (in Single Cover System) are invited on Percentage rate basis from approved and eligible contractors registered with J&K State Govt. CPWD, Railways and other State/Central Governments for the following works:

S.No.	Name of work	Advt. Cost	Cost	E/M	Time	T&D	Class	MH
01	Metalling of link Road from H/O Tahir Ahmad Lone Mohalla Jadeed Baghat Check Roady Khan Sopore	1.00	200/=	2000/=	15 days	01-03-2025	DEE	3054 M&R
02	Paroviding and laying of Spun pipes near Ziyarat Sharief Baba Ismaiel Sahib at Seeloo (RCC).	0.50	200/=	1000/=	10 days	01-03-2025	DEE	3054 M&R

Project Authority: CE PWD (R&B) North Kmr.
Positionoffunds: Available
Position of AAA/ TS / Accorded

1. The Bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, bill of quantities (B.O.Q), Set of terms and conditions of contract and other detail's can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

1	Date of issue of tender Notice	18-02-2025	
2	Period of downloading of bidding documents	18-02-20255	28.02.2025 (upto 4.PM)
3	Bid Submission start date	18-02-2025	
4	Bid submission End date	28.02.2025 (4.00 PM)	
5	Date and time of opening of bides (online)	01.03.2025(12 PM) in the office of Ex. Engineer R&B Division. Sopore	

2, Bids must be accompanied by a Treasury Challan (dated between the bid start date and the Bid Submission End date) deposited in M.H. 0059 with Name of work NIT No and S.No.in the name of Executive Engineer R&B Division Sopore (tender inviting authority) as the cost of the tender document.

3, At the time of tendering, all bidders must upload earnest money/bid security equal to 2% of the Advertised Cost in the form of CDR/FDR pledged to the tender receiving authority, i.e. Executive Engineer R&B Division Sopore . Besides that, the successful bidder will have to provide Performance Security @ 5% at the time of contract award, strictly in accordance with the Government's circular instructions from time to time. The earnest money/bid security of 2% will be released to the successful bidder only after the submission of a Performance Security of 5% of the contract cost, which will be released after successful completion of the DLP/Maintenance Period.

Sd/- Executive Engineer,
R&B Division Sopore

DIPK-12177/24
Dtd. 19-02-2025

Government of Jammu & Kashmir
DIRECTORATE OF FLORICULTURE (G&P) KASHMIR

Subject: - Extension Notice No. 03.

In view of no response, the Bid Submission end/opening date (Online) of technical/financial bid in respect of e-NIT No. 46 of 2024 dated:-24.12.2024 invited by this office under endorsement No.DOFK-GS0TNDR/17/2024/E-7621303/e-NIT-46 Dated:-24.12.2024 with regard to "Outsourcing of Entry ticketing system of Shaheed Park Pulwama" is hereby extended as per details given below:-

1.	Bid Submission End date & time	05.03.2025	up to 02:00 PM
2.	Date & time of opening of Bids (Online)	08.03.2025	at 02:00 PM

Other terms & conditions shall remain same as laid down in the concerned e-NIT.

Sd/- Accounts Officer,
(Member Secretary)
Directorate of Floriculture, Kashmir.

DIPK-12198/24
Dtd. 19-02-2025

موسمی ڈپریشن میں مخصوص چائے پیئیں

ڈپریشن سے تو ہر کوئی واقف ہوتا ہے لیکن کیا آپ موسمی ڈپریشن (seasonal depression) کے بارے میں بھی جانتے ہیں؟ موسمی یا سیزنل ڈپریشن بھی ڈپریشن کی ہی ایک قسم ہے، جو مخصوص موسموں میں آشکار ہوتی ہے جیسے کہ کچھ لوگوں کو موسم بہار اور گرمیوں کی شروعات میں ڈپریشن کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ کچھ کو موسم سرما کے دوران ڈپریشن محسوس ہونے لگتا ہے۔ ماہرین موسمی ڈپریشن کو ایک عام بیماری تصور کرتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق امریکا میں تقریباً 10 ملین افراد موسمی ڈپریشن میں مبتلا ہیں۔ عورتوں (18 سے 30 سال کی عمر کے دوران) میں موسمی ڈپریشن کے امکانات مردوں کے مقابلے میں 4 گنا زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اگر آپ کو بھی لگتا ہے کہ آپ موسمی ڈپریشن کا شکار ہیں تو گھبرائیے مت، ماہرین اس حوالے سے چند مخصوص چائے کا ذکر کرتے ہیں، جو مردوں اور خواتین کو ڈپریشن سے نمٹنے میں مدد دے گی۔

پودینے کی چائے

پودینے کو مفید قدرتی اجزا کا خزانہ کہا جاتا ہے۔ اس کی چائے بہت لذیذ اور خوشبودار ہوتی ہے۔ پودینے کی چائے کو سردیوں میں گرم جبکہ گرمیوں میں ٹھنڈا (حتیٰ کہ برف ڈال کر بھی) کرکے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پودینے کی چائے پٹھوں کا کھنچاؤ یا اکڑاؤ دور کرکے انھیں سکون پہنچانے کا بھی ایک بہترین ذریعہ تسلیم کی جاتی ہے۔ اگر آپ بستر پر جانے سے قبل پودینے کی چائے استعمال کریں تو موسمی ڈپریشن سے منسلک بے خوابی اور نیند کی کمی جیسے مسائل سے پیچھا چھڑا سکتے ہیں۔ بے خوابی سے نجات حاصل ہونے پر آپ گہری اور پرسکون نیند سو پائیں گے۔ ماہرین اس حوالے سے کہتے ہیں کہ پودینے میں انزائم بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں، جو قوت مدافعت بڑھانے کے ساتھ ساتھ ڈپریشن اور انزائٹی کا باعث بننے والے امراض (مائیگرین اور سر درد) ختم کرنے کی وجہ بھی بنتے ہیں۔

کیمومائل (بابونہ) کی چائے

لوگوں کی اکثریت کیمومائل کو پرسکون یا پرامن رہنے سے منسلک کرتی ہے لیکن درحقیقت کیمومائل کی چائے ڈپریشن اور انزائٹی سے لڑنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یونیورسٹی آف پنسلوانیا میں کی گئی ریسرچ کے مطابق انزائٹی میں مبتلا مریضوں کو کچھ عرصے تک کیمومائل (بابونہ) کی چائے کا استعمال کروایا گیا، نتیجتاً 57 فیصد افراد میں بے چینی یا انزائٹی کی شرح میں 50 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ دوسری جانب ڈپریشن اور انزائٹی کے علاوہ ماہرین کیمومائل کو کارٹیزون کا بہترین نعم البدل قرار دیتے ہیں۔ اس جڑی بوٹی میں قدرتی طور پر اینٹی انفلیمیٹری اجزا موجود ہیں، جو جلد کی سوزش، خارش، سرخی اور سوجن کو ختم کرتے ہیں۔

سبز چائے

ماہرین سبز چائے کو سیاہ چائے کی نسبت زیادہ مفید قرار دیتے ہیں، جس کی وجہ سبز چائے میں موجود ایسے قدرتی اجزا ہیں جو مختلف اقسام کی بیماریوں سے لڑنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ تحقیقاتی ماہرین سبز چائے کو دیگر بیماریوں کی طرح موسمی ڈپریشن کے لیے بھی بہترین قرار دیتے ہیں۔ اس کی وجہ نیوٹریشن بائیوکیمسٹ شان ٹالبٹ یہ بتاتے ہیں کہ سبز چائے میں تھیانائن نامی امائنو ایسڈ کی کثیر مقدار موجود ہوتی ہے۔ تھیانائن ذہنی یا اعصابی تناؤ میں کمی لاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ڈپریشن میں مبتلا مریضوں کو سبز چائے کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ سبز چائے تھیانائن کے علاوہ بھی کئی ایسے اینٹی آکسیڈنٹ سے بھرپور ہوتی ہے، جو ڈپریشن سے لڑنے میں مدد دیتے ہیں۔

روزمیری کی چائے

روزمیری ایک سدا بہار جھاڑی ہے، جس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔ اردو میں روزمیری کو ''اکلیل کوہستانی'' بھی کہا جاتا ہے۔ روزمیری کو مختلف قسم کے انڈین اور چائنیز کھانوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس جڑی بوٹی سے بنائی جانے والی چائے کو موسمی ڈپریشن سے متاثرہ افراد کے لیے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق روزمیری کے پودے کی خوشبو سونگھنے سے نہ صرف بچوں اور بڑوں کی یادداشت بہتر ہوتی ہے بلکہ ایک خاص قسم کی پرسکون کیفیت کا احساس ہوتا ہے، یہ احساس ڈپریشن اور انزائٹی کی سطح میں کمی لاتا ہے۔

گچھے دار پودینے کی چائے

لیمن بالم یا گچھے دار پودینہ، پودینے کی ہی ایک قسم ہے۔ اس پودے کے بے شمار فوائد ہیں لیکن اس کا سب سے خاص اور اہم فائدہ بے چینی اور تناؤ میں کمی لانا ہے۔ گچھے دار پودینے کی چائے ذہنی کارکردگی بہتر بناتی ہے جبکہ گہری اور پرسکون نیند کے لیے بھی اس کا استعمال بہترین تصور کیا جاتا ہے۔

الرجی میں احتیاط ضروری ہے!

''کیا ہوا فہد... منہ پر ماسک کیوں لگایا ہوا ہے؟ میں نے پوچھا۔ ''بہار کا موسم شروع ہوتے ہی مجھے الرجی کی شکایت ہونے لگتی ہے''، اسد نے جواب دیا۔ کئی علاقوں میں موسم بہار میں پولن الرجی سے بہت سے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہروں میں فضائی آلودگی، غیر معیاری پانی اور سیوریج کی ناقص صورتحال بھی سانس اور جلد کی الرجی کا باعث بنتی ہیں۔

الرجی کسے کہتے ہیں؟

ہمارا مدافعتی نظام (Immune System) ہمیں بیماریوں والے بیکٹیریاز اور وائرسز سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایسے ہی کسی بھی عنصر کے مخالف ایک مضبوط مدافعتی ردعمل ہوتا ہے، جو اکثر لوگوں کیلئے نقصان دہ نہیں ہوتا، یہ عنصر الرجی کہلاتا ہے۔ یعنی یوں سمجھ لیں کہ الرجی قوت مدافعت کی کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے۔

الرجی کی اقسام

الرجی کی ایک قسم کا تعلق سانس اور دوسری کا جلد سے ہے، جو حساس لوگوں کو مخصوص چیزوں کو چھونے سے ہونے لگتی ہے۔ سانس کی الرجی کو پولن الرجی بھی کہتے ہیں، جو اسلام آباد میں جنگلی شہتوت کے باعث ہوتی ہے۔ ساتھ ہی زرعی علاقوں میں فصلوں پر کیے جانے والے اسپرے اور جانور الرجی کی وجہ بنتے ہیں۔ جلد کی الرجی ہونے سے جسم پر خارش ہوتی ہے، پھر جلد کا رنگ آہستہ آہستہ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ بروقت علاج نہ کروانے پر جلد چمڑے کی طرح سخت ہو کر ایگزیما کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

الرجی کیوں ہوتی ہے؟

کوئی ایسی چیز کھانا یا جسم پر لگانا، جسے آپ کا جسم قبول نہ کرے تو اس سے الرجی ہو جاتی ہے۔ جسم پر خارش اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ مختلف اشیا جیسے مونگ پھلی، اخروٹ، بادام، کاجو، انڈے، گائے کے دودھ اور مخصوص مچھلی کھانے سے بھی لوگ الرجی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیڑوں کے کاٹنے، ادویات اور کیمیکلز سے بھی الرجی کی شکایات سامنے آتی ہیں۔

الرجی اور نزلے کا فرق

الرجی میں آنکھوں اور ناک سے پانی آتا ہے، ناک بند ہو جاتی ہے اور سوزش محسوس ہوتی ہے لیکن بخار نہیں ہوتا جبکہ نزلہ میں پانی کی نسبت گاڑھی رطوبت نکلتی ہے اور بخار بھی ہو سکتا ہے۔

علامات

الرجی کی علامات ہر فرد میں اس کی شدت کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ آب وہوا اور طرز زندگی کی تبدیلی سے الرجی کی نوعیت اور شدت میں فرق پڑ سکتا ہے۔ سانس کی الرجی ہو یا پھر کھانے کی وجہ سے، اس کی علامات میں سانس لینے میں دشواری، جلن یا آنکھوں میں خارش، سرخ سوجی ہوئی آنکھیں، کھانسی، شاک یا صدمے میں چلے جانا، خرخراہٹ، ناک بہنا، جلد سرخ ہو جانا، جسم پر نشانات یا دانے ہو جانا، ناک، منہ، گلے یا جلد پر خارش ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ زیادہ تر الرجی کا شکار بچے ہوتے ہیں اور ان کی ناک، آنکھیں، گلا، پھیپھڑے یا جلد زیادہ متاثر ہوتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

الرجی عارضی ہو یا دائمی اس کا مستقل علاج موجود نہیں ہے، یعنی اگر آپ کسی بھی قسم کی الرجی میں مبتلا ہیں تو وہ ساری زندگی آپ کے ساتھ رہے گی۔ اگر اس کی ویکسین دستیاب ہے تو باقاعدگی سے ویکسین استعمال کریں، تاہم احتیاط کرنے سے ہی الرجی اور اس کے وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں چند احتیاطی تدابیر بتائی جارہی ہیں، جن پر عمل کرکے آپ خود کو اور بچوں کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

☆ فضائی الرجی کی صورت میں آپ کو ماسک لگانا چاہیے۔

☆ ایسی چیزوں سے بنے زیورات اور چیزوں کا استعمال چھوڑ دیں، جو آپ کو الرجی میں مبتلا کرسکتی ہیں۔

☆ ایسی میٹریل سے تیار کردہ لباس نہ پہنیں، جس سے آپ کو الرجی ہوسکتی ہو۔

☆ ماہرین کا کہنا ہے کہ اکثر لوگ سرجیکل ماسک پہن لیتے ہیں، جو دھول یا پولن الرجی سے بچاؤ میں بالکل مدد نہیں کرتے۔ ہر الرجی کیلئے خاص قسم کا ماسک ہوتا ہے، جو مارکیٹ میں مل جاتا ہے اور صرف اسی ماسک سے آپ الرجی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

☆ اپنے گھر میں خاص طور پر بچوں کے کمرے سے رگز اور قالین وغیرہ ہٹالیں کیونکہ سخت فرش کے مقابلے میں ان پر زیادہ دھول مٹی جمتی ہے۔

☆ گھر روشن اور ہوادار ہو، نمی کم سے کم ہو۔

☆ پرندوں یا پالتو جانوروں کو دور رکھیں، خاص طور پر بچوں کے کمروں میں انہیں نہ رکھیں۔ جانوروں کو باقاعدگی سے نہلاتے رہیں۔

☆ موسموں کے آغاز اور اختتام پر اپنی کھڑکیوں کو بند رکھیں، تاکہ پولن گرین الرجی سے محفوظ رہیں۔

☆ ایسا ایئرکنڈیشنز استعمال کریں، جس میں چھوٹے ذرات کیلئے فلٹر لگے ہوں۔

☆ اپنے باتھ روم اور دوسری پھپھوندی لگی جگہوں کو صاف اور خشک رکھیں۔

☆ جن لوگوں یا بچوں کو کسی غذا سے الرجی ہو تو انہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ آپ اور آپ کے بچے کھانے کی پیکنگ پر درج لیبل پڑھنے کی عادت اپنائیں، ان پر الرجی کی معلومات درج ہوتی ہے۔

☆ کم شدت کی الرجی والی علامات کی صورت میں میڈیسن آرام دیتی ہے لیکن اس سے آپ کا بچہ سویا رہے گا۔

☆ شدید الرجی کی صورت میں فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں، جو آپ کے بچے کا ٹیسٹ کرے گا اور علاج تجویز کرے گا۔

مضرِ صحت کولیسٹرول کم کرنے والے خوش ذائقہ پھل

لندن: کولیسٹرول جدید دنیا کا ایک ہولناک عارضہ بن چکا ہے۔ تاہم جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اقسام کے موسمی اور خوش ذائقہ پھل صحت کے مضر ایک قسم کے کولیسٹرول کو کم کرسکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کولیسٹرول کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ یہ جسمانی چکنائیاں ہیں جنہیں ایل ڈی ایل اور ایچ ڈی ایل کا نام دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایل ڈی ایل کولیسٹرول دھیرے دھیرے رگوں اور شریانوں میں جمع ہوتا رہتا ہے اور امراض قلب، فالج اور بلڈ پریشر کی وجہ بن سکتا ہے۔ مسلمہ تحقیق کے مطابق ایل ڈی ایل کولیسٹرول کو کم کرنے والے پانچ پھل ایسے ہیں جن کا باقاعدہ استعمال خون میں اس مضر بلا کو کم کرسکتا ہے۔ اس طرح یہ پھل علاج بالغذا کی بہترین مثال ہیں۔ ان میں سرِفہرست پھلوں کا احوال نیچے دیا جارہا ہے۔

اسٹرابری: شوخ اور خوش رنگ اسٹرابری بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول ہیں اور اپنے ذائقے کی وجہ سے سب کو بھاتی ہیں۔ ان میں بعض اینٹی آکسیڈنٹ اور فلے وینوئڈز کی وجہ سے ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی شرح کو کم کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہی اجزا سرطان سے بھی بچاتے ہیں اور جلد کو بہترین حالت میں رکھتے ہیں۔

سیب: روزانہ ایک سیب کھانے کا عمل آپ کو ڈاکٹروں کے پاس جانے سے بچا سکتا ہے۔ سیب بلاشبہ صحت کا خزانہ ہے۔ ایک جانب تو یہ ڈپریشن اور اداسی کم کرتا ہے۔ اپنی گوناگوں خواص کی بنا پر پورے جسم کے لیے مفید ہے اور ساتھ ہی ایل ڈی ایل کولیسٹرول تیزی سے کم کرسکتا ہے۔ سیب میں موجود ایک خاص قسم کا ریشہ (فائبر) پیکٹن بھی ہے جو کولیسٹرول کم کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

رس دار کھٹے پھل: لیموں، نارنجی، کینو، اور گریپ فروٹ وغیرہ سٹرس فروٹ یعنی کھٹے رس دار پھلوں میں شامل ہیں۔ سردیوں میں یہ پھل بکثرت اور کم قیمت میں دستیاب ہوتے ہیں۔

قیلولہ کی اہمیت وافادیت

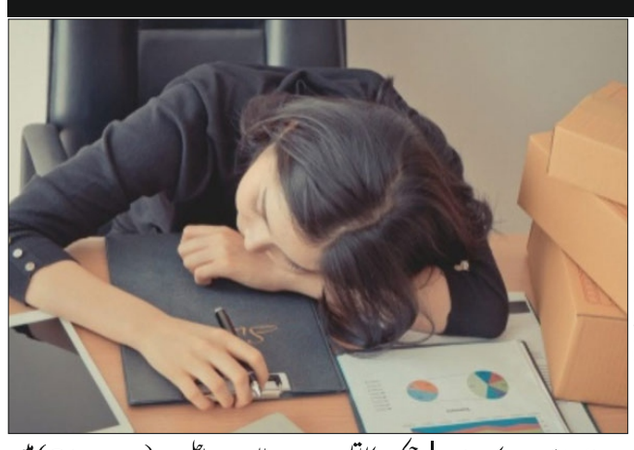

دنیا کے چند بڑے اور تیزی سے ترقی کرنے والے اداروں گوگل اور ناسا کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ دن کے اوقات میں تھوڑی دیر کے لیے سونا یا قیلولہ کرنا، انسان کی صحت اور اس کی کام کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھانے کا باعث بنتا ہے۔ انگریزی میں اسے Nap یا Power nap کہا جاتا ہے۔

قیلولہ نہ صرف نیند کی کمی کو دور کرتا ہے بلکہ دماغ کو تقویت پہنچاتا، پیچیدہ مسائل حل کرنے کی ذہنی صلاحیت بڑھاتا، یادداشت کو بہتر کرتا اور سیکھنے کی صلاحیت بڑھاتا ہے۔ قیلولہ کرنے والے افراد ریاضی، منطق، ردِعمل ظاہر کرنے اور نشانات کی شناخت کے معاملے میں دیگر افراد کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دِکھاتے ہیں۔ قیلولہ سے مزاج میں بہتری آتی ہے اور نیند اور تھکاوٹ کا احساس ختم ہوجاتا ہے۔ صرف یہی نہیں قیلولہ دل، بلڈ پریشر، اسٹریس لیول اور حیران کن طور پر وزن پر قابو پانے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔

قیلولہ کا دورانیہ

قیلولہ یا مختصر دورانیہ کی نیند دن کے اوقات میں عموماً دوپہر ایک بجے سے لے کر چار بجے کے درمیان کسی بھی وقت لی جاسکتی ہے۔ قیلولہ کا دورانیہ عموماً 10 منٹ سے لے کر 30 منٹ تک کا ہوتا ہے۔ ایک گھنٹے سے زیادہ سونے کی صورت میں Sleep inertia پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں جاگنے کے بعد بھی نیند کا احساس رہتا ہے اور انسان سستی محسوس کرتا ہے۔ سہ پہر چار بجے کے بعد قیلولہ کرنے کی تجویز نہیں دی جاتی، کیونکہ اس سے رات کی نیند متاثر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ البتہ، قیلولہ کے اوقات کار کے حوالے سے کوئی واضح سائنسی اصول موجود نہیں ہے۔ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کی سائنسدان اور Take a Nap! Change Your Life کی مصنفہ سارا میڈنِک کہتی ہیں کہ مختلف دورانیہ کے قیلولہ کے مختلف فوائد ہیں۔ مثلاً 10 سے 20 منٹ کا قیلولہ دماغ کی چستی کو بڑھاتا ہے، جس کے بعد نیند اور تھکاوٹ کا احساس، تازگی اور تیزی میں بدل جاتا ہے۔ تاہم وہ 30 منٹ کے قیلولہ کو پسند نہیں کرتی ہیں کیونکہ ان کے خیال میں اتنا طویل قیلولہ نیند کو غالب کردیتا ہے، جس کے بعد نارمل ہونے میں وقت لگتا ہے۔ سارا میڈنِک 60 منٹ دورانیہ کا قیلولہ بھی پسند کرتی ہیں کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ یہ ہماری ادراکی یادداشت کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ یہاں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ چھ منٹ دورانیہ کا قیلولہ، جسے Ultra-short sleep episode کہا گیا ہے، طویل مدتی یادداشت کو بہتر بناتا ہے۔

قیلولہ کیسے کام کرتا ہے؟

جب ہم سو رہے ہوتے ہیں تو ہمارا دماغ 90 منٹ سے لے کر 120 منٹ دورانیہ کے گول دائرے میں مختلف مراحل میں چکر کاٹتا ہے۔ ان مراحل (Stages) میں Non-rapid eye movement (NREM) اور Rapid eye movement (REM) شامل ہیں۔ NREM نیند کے دوران ہمارا دماغ سست لہروں میں سفر کرتا ہے، جوکہ نیند کی سب سے گہری قسم ہوتی ہے۔ سست لہروں میں سفر کرنے والی نیند ہمیں حقائق، مقامات اور چہرے یاد رکھنے میں مدد دیتی ہے اور سارا میڈنِک اسی وجہ سے 60 منٹ دورانیہ کے قیلولہ کو پسند کرتی ہیں۔

قیلولہ کو چار اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

ارادی قیلولہ: ارادی قیلولہ کو قبل از وقت قیلولہ (Preemptive nap) بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کو ابھی نیند نہیں آرہی لیکن آپ کو اندازہ ہے کہ بعد میں آپ کو نیند کا جھونکا اپنی آغوش میں بہا کر لے جاسکتا ہے اور آپ ایسا ہونے سے پہلے ہی قیلولہ کرلیتے ہیں۔

ایمرجنسی قیلولہ: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ اس وقت لیا جاتا ہے جب اچانک سے نیند آپ کو اپنے غلبے میں لے لے اور آپ اپنے کام پر توجہ مرکوز کرنے سے قاصر ہوں۔ ایمرجنسی قیلولہ خصوصاً ڈرائیونگ کرنے اور خطرناک مشینری پر کام کرنے والے افراد کو ضرور کرنا چاہیے۔

عادی قیلولہ: یہ وہ قیلولہ ہے، جس کے آپ عادی بن چکے ہوں اور ہر روز مقررہ وقت پر مخصوص وقت کے لیے آرام فرماتے ہوں۔

حسبِ منشا قیلولہ: یہ وہ قیلولہ ہوتا ہے جو آپ دن کے کسی بھی وقت لطف اندوز ہونے کے لیے کرتے ہیں۔

قیلولہ کسے لینا چاہیے؟

غالباً ہر شخص کو قیلولہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ماہرین کے مطابق، بے خوابی (Insomnia) کے شکار مریضوں کو قیلولہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ ایسے افراد کی رات کی نیند کو مزید خراب کرنے کا باعث بنے گا اور محسوس ہوگا کہ جیسے اس کے بعد انھیں رات میں سونے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ مجموعی طور پر، اگر رات میں آپ اچھی نیند لینے کے بعد صبح تازہ دم اُٹھتے ہیں اور دن بھر چستی اور توانائی کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو پھر آپ کو قیلولہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

گرم پانی سے نہانا ڈپریشن میں کمی لاتا ہے

بعض اوقات زندگی میں چھوٹی چھوٹی اور غیر معمولی چیزیں ہمیں مشکل حالات سے نمٹنے میں مدد دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ ڈپریشن سے نمٹنے کے لیے روزانہ گرم پانی سے کیا گیا غسل، ورزش کے مقابلے میں زیادہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تحقیقاتی ماہرین کے مطابق ایسا کرنے سے مزاج پر زیادہ خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ڈپریشن ایک ایسا مرض ہے، جس میں مبتلا افراد غسل کے دوران جتنا زیادہ وقت پانی میں گزارتے ہیں، وہ ذہنی تناؤ جیسی کیفیات کے برعکس خود کو پُرسکون محسوس کرتے ہیں۔ تاہم بعض مریضوں میں اس دوران چند علامات غسل کے وقت بھی موجود رہتی ہیں۔ ڈپریشن میں گرم پانی سے نہانے پر کیے گئے اس مطالعہ پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

تحقیقی مطالعہ: جرمنی کی فریبرگ یونیورسٹی کے ماہرین نے 45 لوگوں (جوکہ ڈپریشن کے مرض کا شکار تھے) پر ایک مختصر تحقیقی مطالعہ کیا۔ ان تمام افراد کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا، ایک گروپ کے افراد کو روزانہ 104 سینٹی گریڈ گرم پانی سے 30 منٹ تک غسل کروایا جاتا تھا جبکہ دوسرے گروپ کے افراد سے ہفتے میں دو مرتبہ 40 سے 45 منٹ ایروبک ایکسرسائز کروائی جاتی تھیں۔ 8 ہفتوں بعد ماہرین کی جانب سے دونوں گروپس کے افراد اور ان کے مزاج کا ڈپریشن اسکیل (ایچ اے ایم ڈی اسکیل) پر موازنہ کیا گیا۔ ایسا کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ جو افراد روزانہ گرم پانی سے غسل کرتے تھے ان کا مزاج، ریسرچ شروع ہونے سے قبل کیے گئے موازنے سے 6 اسکور کم تھا۔ اس کے برعکس دوسرے گروپ کے افراد، جن سے ایروبک ایکسرسائز کروائی جاتی تھیں، ان کے مزاج میں کمی کی شرح 3 کی اوسط سے بھی کم دکھائی دی۔ اس شرح کے پیش نظر ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ ایکسرسائز کے برعکس گرم پانی سے کیا گیا غسل ڈپریشن کے مریضوں کے لیے زیادہ مؤثر ثابت ہوا۔

وضاحت: انسانی جسم کے تمام اعضا کی مؤثر کارکردگی اور ڈپریشن کی سطح میں کمی کے لیے جسمانی حرارت (باڈی ٹمپریچر) کا معمول پر ہونا ضروری ہے۔ گرم پانی سے غسل کے ذریعے جسم کا درجہ حرارت معمول پر آجاتا ہے۔ ماہرین اس تمام تر عمل کو سرکاڈین ردھم (Circadian rhythm) سے منسلک کرتے ہیں۔ سرکاڈین ردھم ان طریقوں کو کہا جاتا ہے، جو جسم کو ہر گزرتے دن کے ساتھ ریگولیٹ کرتے ہیں۔ ان طریقوں میں بگاڑ سے انسان کی نیند، ہارمون لیول، باڈی ٹمپریچر اور میٹابولزم کی سطح متاثر ہوتی ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ اس ردھم میں بگاڑ مختلف بیماریوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ باڈی ٹمپریچر کے معمول پر رہنے کے لیے بھی سرکاڈین ردھم کا اپنے تئیں صحیح طور پر کام کرنا ضروری ہے۔ جب کوئی شخص گرم پانی سے غسل کرتا ہے تو جسمانی و دماغی کیمیکل اور ہارمون خارج ہوتا ہے۔ یہ عمل باڈی کلاک اور سرکاڈین ردھم کو منظم کرتا ہے، جس سے ڈپریشن کی سطح میں کمی واقع ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ یہ پانی بہت زیادہ گرم نہ ہو کیونکہ زیادہ گرم پانی سے غسل کرنا انسانی جسم کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اس مطالعہ کے بعد امید کی جاسکتی ہے کہ جلد ہی مزید تحقیقات کے نتیجے میں گرم پانی سے غسل کرنے کو ڈپریشن کے علاج سے منسلک کرلیا جائے گا۔ گرم پانی سے غسل کرنا کسی ایک فائدے کے بجائے کئی بیماریوں سے نمٹنے کے لیے سودمند ثابت ہوتا ہے۔ ماہرین گرم پانی کو ایک سستا علاج تصور کرتے ہیں۔ مختلف تحقیقات بھی اس بات کی وضاحت کرچکی ہیں کہ نیم گرم پانی نہ صرف ڈپریشن کی سطح میں کمی کا باعث بنتا ہے بلکہ ذیابطیس کے مریضوں کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔ جسم میں سوزش اور جلن کو شوگر ٹائپ ٹو کا سبب جانا جاتا ہے اور چونکہ نیم گرم پانی سے غسل کرنا جسم کی اندرونی جلن کو کم کرتا ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

'پاکستان چیمپینز ٹرافی میں پیسہ نہ سہی، امید تو کمائے گا'

ویب ڈیسک// نومبر 2021 میں جب چیئرمین پی سی بی رمیز راجہ نے قوم کو چیمپینز ٹرافی کی میزبانی پالینے کی نوید دی تو بیشتر شائقین نہیں جانتے تھے کہ اس کامیابی کے اصل منصوبہ ساز وہ دو اذہان تھے جو اپریل 2020 میں اس کی داغ بیل ڈال رہے تھے اور نومبر 2020 میں آئی سی سی کو بولیاں بھی جمع کروا چکے تھے۔ تب چیئرمین احسان مانی اور ڈائریکٹر وسیم خان کی ساجھے داری پاکستان کرکٹ کے لیے خاصی سودمند ثابت ہو رہی تھی کہ ایک جانب وسیم خان اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر غیر ایشیائی ٹیموں کی میزبانی کھوج رہے تھے تو دوسری جانب احسان مانی ہوم کرکٹ کی مکمل بحالی کی بنیاد پر پاکستان میں آئی سی سی ایونٹس کی میزبانی کا مقدمہ جوڑ رہے تھے۔ اگرچہ 1996 کے ورلڈ کپ کے بعد بھی دو آئی سی سی ایونٹس پاکستان کے حصے میں آئے جہاں اسے چیمپینز ٹرافی 2008 کی میزبانی اور ورلڈ کپ 2011 کی میزبانی میں انڈیا اور سری لنکا کا شریک کیا گیا مگر بعد ازاں عین وقت پر یہ دونوں ایونٹس پاکستان کی جھولی سے اٹھا کر آپس میں بانٹ لے گئے تھے۔ 2009 میں سری لنکن ٹیم پر حملے کے بعد تو پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ کی بحالی اس قدر دشوار تھی کہ نجم سیٹھی جیسی سفارتی صلاحیتوں کے حامل چیئرمین بھی سالہا سال کی تگ و دو کے بعد جب زمبابوے کو دورہ پاکستان کے لیے آمادہ کر پائے تو انھیں مہمان کھلاڑیوں کو بھاری معاوضے دینا پڑے تھے۔ چیمپینز ٹرافی 2017 میں کامیابی اور پہلی بار پی ایس ایل فائنل کے لاہور میں انعقاد کی بنیاد پر جب نجم سیٹھی ورلڈ الیون کو تین میچز کے لیے پاکستان لے آئے تو اگرچہ عمران خان نے اسے 'ریلوکٹوں' کی ٹیم قرار دیا تھا مگر دراصل وہی ورلڈ الیون کا دورہ پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ کی مستقل بحالی کا پہلا قطرہ بنا تھا۔ پھر بطور چیئرمین احسان مانی کو اپنے پیشروؤں پر یہ سبقت بھی تھی کہ وہ ماضی میں آئی سی سی کے صدر رہ چکے تھے اور اس ایونٹ آرگنائزنگ کمیٹی کا بھی حصہ تھے جس نے 1996 کے ورلڈ کپ میں پہلی بار کرکٹ براڈ کاسٹ رائٹس کی ریکارڈ شکن ڈیل سے گلوبل کرکٹ اکانومی میں انقلاب برپا کیا تھا۔ اپنے سالہا سال کے تجربے کی روشنی میں، احسان مانی آئی سی سی ایونٹس کی میزبانی کے لیے ایسا پروپوزل تیار کرنا چاہ رہے تھے جو ممکنہ بد سے بدتر نتائج کی صورت بھی پاکستان کو کچھ فائدہ تو پہنچا ہی جائے۔ جبھی انھوں نے اکیلی چیمپینز ٹرافی ہی نہیں بلکہ ٹی 20 ورلڈ کپ، انڈر 19 ورلڈ کپ اور ویمن کرکٹ ورلڈ کپ سمیت چھ آئی سی سی ایونٹس کے لیے بولیاں جمع کروائیں جن میں سے ایک ایمریٹس کرکٹ بورڈ کے ساتھ ورلڈ کپ 2031 کی مشترکہ میزبانی بھی تھی۔ خود انھیں بھی ادراک تھا کہ وہ ان چھ میں سے بمشکل ایک ہی بولی جیت پائیں گے کہ اس رائٹس سائیکل کے 28 ایونٹس کے لیے آئی سی سی کو 100 سے زیادہ بولیاں جمع کروائی گئی تھیں مگر آئی سی سی کی داخلی سیاست سے واقف احسان مانی نے ایمریٹس کرکٹ بورڈ کے ساتھ مشترکہ میزبانی کی بولی سے پاکستان کی لابنگ کا گوشہ بھی قدرے بہتر کیا۔ سو، جب بطور چیئرمین رمیز راجہ نے چیمپینز ٹرافی کے حقوق جیتنے کا مژدہ سنایا تو اس 'اچانک' خوشخبری کے پیچھے دراصل سالہا سال کی وہ کاوشیں تھیں جہاں نجم سیٹھی بھی اسی قدر تحسین کے مستحق تھے جتنی اس کے اصل مہم جوؤں احسان مانی اور وسیم خان کا حق تھی۔ جنوبی ایشیا کی جغرافیائی سیاست کی پیچیدگیوں اور عالمی کرکٹ پر انڈین 'راج' کے سبب یہ ایونٹ بھی اسی انجام کو گامزن تھا جو اس کے 2008 ایڈیشن کا ہوا تھا، جسے بالآخر ایک برس کے التوا کے بعد جنوبی افریقہ میں منعقد کیا گیا تھا لیکن یہاں محسن نقوی کی باثمر لابنگ اور دوہرے انتظامی اختیارات نے پاکستان کو وہ برتری دلائی کہ بالآخر یہ نہ صرف ایونٹ کے بیشتر حصے پر اپنی میزبانی بچانے میں کامیاب رہا بلکہ ہوسٹنگ فیس کی مد میں بھی آئی سی سی سے پورے چھ ملین ڈالر پائے گا۔ گلوبل ایونٹس کی میزبانی کسی بھی معیشت کو اچانک اٹھان دے سکتی ہے۔ 2023 کے ون ڈے ورلڈ کپ نے انڈین اکانومی میں 1.39 ارب ڈالر کا اضافہ کیا تھا۔ 48 میچوں پر مشتمل اس ایونٹ میں فی میچ کمائی اوسطاً 250 کروڑ (انڈین) روپے سے زیادہ تھی۔ یہ رقم ایک سپر ہٹ بالی وڈ فلم کے نیٹ پرافٹ سے کہیں زیادہ ہے۔ گو چار درجن میچز پر محیط ون ڈے ورلڈ کپ کی معیشت کا درجن بھر میچز کے ایونٹ سے کوئی تقابل ممکن نہیں اور پاکستانی مارکیٹ کا حجم بھی انڈیا سے کہیں کم ہے مگر کڑے آئی ایم ایف پروگرام میں جکڑی پاکستانی معیشت بھی اس ایونٹ سے کچھ قوت پانے کی خواہاں ہے۔ اگرچہ ہوسٹنگ فیس، شراکتی فیس اور ٹرافی جیتنے کی صورت میں پی سی بی دس ملین ڈالر کے لگ بھگ کما سکتا ہے جو اس رقم کا چوتھائی بھی نہیں جو یہ حال ہی میں سٹیڈیمز کی تعمیرِ نو پر خرچ کر چکا ہے مگر ٹکٹوں کی فروخت سے یہ اپنے غموں کا کچھ مداوا کر پائے گا اور مہمان شائقین کی آمد سے ٹورازم اکانومی کو جو فروغ ملے گا، وہ بھی پاکستان میں معاشی سرگرمی کے لیے امید کا ایک سبب ہو گی۔ اس ایونٹ کے انعقاد سے حاصل شدہ آمدن تو شاید پاکستان کی معاشی درماندگی کے مداوے کو محض ایک قطرہ ہی ثابت ہو مگر ایسے گلوبل ایونٹ کو کامیابی سے پروان چڑھا کر پاکستان پھر سے اپنا وہ امید بھرا چہرہ دنیا کو دکھا سکتا ہے جو پچھلی بار تیس برس پہلے نظر آیا تھا۔

پاکستان میں آئی سی سی چیمپینز ٹرافی کے 9 ویں ایڈیشن کا آغاز

لاہور// آئی سی سی چیمپینز ٹرافی کے 9 ویں ایڈیشن کا آغاز پاکستان میں ہو رہا ہے جبکہ یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستان اس میگا ایونٹ کی میزبانی کر رہا ہے۔ پاکستان میں کرکٹ کے کسی عالمی مقابلے کی واپسی تقریباً اٹھائیس برس بعد ہو رہی ہے۔ یہاں کرکٹ کا جنون رکھنے والی نوجوانوں کی ایک نسل اس وقت پیدا ہی نہیں تھی جب سنہ 1996 میں پاکستان نے کرکٹ ورلڈ کپ کی میزبانی کی تھی۔ ان میں پاکستان کی موجودہ کرکٹ ٹیم کے بہت سے کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق اس کا اعادہ ویسٹ انڈیز کے مایہ ناز سابق فاسٹ باولر این بشپ اور سنہ 2017 میں چیمپینز ٹرافی جیتنے والی پاکستانی ٹیم کے کپتان سرفراز احمد نے شاہی قلعہ لاہور کے دیوان عام کے پس منظر میں ہونے والی اپنی گفتگو کے چند جملوں میں بخوبی کیا۔ یہ رواں ہفتے پاکستان کے شہر کراچی میں شروع ہونے والی چیمپینز ٹرافی 2025 پر سے پردہ اٹھانے کے لیے اتوار کی شب لاہور میں منعقد کی گئی تقریب کا منظر تھا۔ این بشپ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی طرف سے منعقدہ اس تقریب کی میزبانی کر رہے تھے۔ برقی قمقموں سے سجے دیوان عام کے پس منظر میں سٹیج پر وہ سرفراز احمد، نیوزی لینڈ کے ٹم ساودی اور ساوتھ افریقہ کے جے پی ڈومنی کے درمیان اس گفتگو کے ماڈریٹر تھے۔ سابق کرکٹر اور کمنٹیٹر این بشپ نے سرفراز احمد سے کہا کہ جب آخری مرتبہ پاکستان نے ورلڈ کپ کی میزبانی کی تو 'میں اس وقت ویسٹ انڈیز کے لیے کھیل رہا تھا۔

فخر زمان بھارت کیلئے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں/ ہربھجن سنگھ

لاہور// چیمپینز ٹرافی میں کون سا پاکستانی کھلاڑی بھارت کے لیے خطرناک ہوسکتا ہے سابق بھارتی اسپنر ہربھجن سنگھ نے اپنی رائے بتادی۔ آئی سی سی چیمپینز ٹرافی کا آغاز 19 فروری سے ہو رہا ہے تاہم شائقین کرکٹ کو اصل انتظار 23 فروری کو دبئی میں ہونے والے پاک بھارت ٹاکرے کا ہے۔ اس دن دونوں ٹیموں کا گھمسان کا رن پڑنے کا امکان ہے۔ روایتی حریف جب بھی میدان میں ہوں جیت کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ اس بار بھارت کے لیے کون سا پاکستانی کھلاڑی خطرناک ہوسکتا ہے۔ اس بارے میں سابق اسپنر ہربھجن سنگھ نے اپنی رائے بتادی ہے۔ اگر آپ سمجھ رہے ہیں کہ ہربھجن سنگھ نے بابر اعظم، محمد رضوان، شاہین شاہ آفریدی یا نسیم شاہ کا نام لیا تو آپ غلط ہیں۔ سابق بھارتی اسپنر کے مطابق بھارت کے لیے اگر کوئی پاکستانی کھلاڑی مشکل پیدا کرسکتا ہے تو وہ جارح مزاج اوپنر فخر زمان ہے۔ ہربھجن سنگھ کا اپنے یوٹیوب چینل پر اس حوالے سے کہنا ہے کہ پاکستان کے اہم بلے بازوں پر نظر ڈالیں تو ان کے اسٹار بلے باز بابر اعظم کی بھارت کے خلاف اوسط 31 جب کہ محمد رضوان جو بطور کھلاڑی مجھے بہت پسند ہیں، ان کی اوسط 25 ہے جب کہ ٹاپ آرڈر میں کم از کم اوسط 50 کے قریب ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس صورتحال میں فخر زمان پاکستان سائیڈ سے فل ٹائم اوپنر ہے۔ اس کی اوسط 46 ہے اور یہ ایک اچھی ایوریج ہے اور وہ کھیل کو بھارت کے ہاتھوں سے نکالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہربھجن سنگھ نے یہ بھی کہا کہ پاک بھارت میچ کو ضرورت سے زیادہ ہائپ مل رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے آوٹ آف فارم ہونے کی وجہ سے کرکٹ فینز کو یکطرفہ میچ دیکھنے کو ملے گا۔

ایل جی منوج سنہا نے جموں میں سکھ کرکٹ پریمیئر لیگ کے پہلے ایڈیشن کا افتتاح کیا

جموں// جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کے روز یہاں سکھ کرکٹ پریمیئر لیگ کے پہلے ایڈیشن کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ یہ صرف ایک کھیلوں کی تقریب نہیں ہے بلکہ ایک ثقافتی اور سماجی اقدام ہے جو جامع کمیونٹی کی ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کا مقصد جموں و کشمیر میں سکھ برادری کے نوجوانوں کے لیے ایک روشن مستقبل کی تعمیر کرنا ہے۔ موصوف لیفٹیننٹ گورنر نے پیر کو 'ایکس اپنے پوسٹ میں کہا: جموں میں سکھ کرکٹ پریمیئر لیگ کے پہلے ایڈیشن کا افتتاح کیا۔ یہ صرف ایک کھیلوں کی تقریب نہیں ہے بلکہ ایک ثقافتی اور سماجی اقدام ہے جو جامع کمیونٹی کی ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے اور اس کا مقصد جموں و کشمیر میں سکھ برادری کے نوجوانوں کے لیے ایک روشن مستقبل کی تعمیر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا: آج جموں کشمیر جامع ترقی کے لیے کام کر رہا ہے جس کا مطلب سماج کے تمام طبقات کی سماجی و اقتصادی ترقی ہے۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ ایسے اقدامات مساوی ترقی اور سماجی و اقتصادی تبدیلی کے لئے ایک کلید کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا میرا پختہ یقین ہے کہ ترقی اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے سماجی و اقتصادی اہداف پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے طے کیے جانے چاہئیں۔ منوج سنہا نے کہا: 'یہ ہمیں ہنر مندی اور کاروباری منصوبوں کا ایک وسیع نیٹ ورک فراہم کرسکتا ہے اور ہم ان سہولیات کو نچلی سطح تک لے جاسکتے ہیں۔

ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اور سلیکٹرز میں تلخ کلامی کا انکشاف

کراچی// بھارتی ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اور سلیکٹرز کے درمیان شریاس آئر اور چیمپینز ٹرافی کیلیے دوسرے وکٹ کیپر کے معاملے پر تلخ کلامی کا انکشاف ہوا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق آئی سی سی ایونٹ سے قبل یہ خبریں بھارتی کیمپ کے لیے اچھی نہیں، اجیت اگرکار کی سربراہی میں قائم بھارتی سلیکشن پینل اور ہیڈ کوچ کی سوچ میں مطابقت نہیں پائی جاتی۔ رپورٹ کے مطابق شریاس آئر کو برقرار رکھے جانے اور وکٹ کیپنگ کے آپشنز پر ان کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا ہے۔ واضح رہے کہ لوکیش راہول نے انگلینڈ سے ہوم سیریز کے تینوں ون ڈے میچز کھیلے ہیں اور گمبھیر پہلے ہی راہول کو اولین چوائس وکٹ کیپر قرار دے کر رشبھ پنت کی جگہ خطرے میں ڈال چکے ہیں۔ دوسری جانب، چیمپینز ٹرافی 2025 میں شرکت کے لیے بھارتی ٹیم متحدہ عرب امارات پہنچ چکی ہے۔ بلیو شرٹس ایونٹ کے تمام میچز دبئی میں کھیلے گی۔ ایونٹ کی میزبان ٹیم پاکستان 23 فروری بروز اتوار دبئی اسٹیڈیم میں بھارت کے خلاف گروپ میچ کھیلے گی۔

حارث روف مکمل طور پرفٹ ہیں/ کپتان محمد رضوان

ویب ڈیسک// پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان محمد رضوان نے کہا ہے کہ نیوزی لینڈ کے خلاف آئی سی سی چیمپینز ٹرافی کے میچ کے لیے فاسٹ بولر حارث روف مکمل طور پرفٹ ہیں۔ منگل کو کراچی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے محمد رضوان نے کہا کہ 'چیمپینز ٹرافی ہمارے گھر میں آئی ہے تو ہم اسے قوم کے ساتھ مل کر انجوائے کریں گے۔ فینز کی چیمپینز ٹرافی میں پاکستانی ٹیم سے توقعات رکھنے کے سوال پر محمد رضوان نے کہا کہ 'اس پر شک نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے پاس کھلاڑی نہیں ہیں یا قابلیت نہیں ہے، ہاں یہ بات ضرور کہہ سکتے ہیں کہ میچ کے دن ہم میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ کوشش کر رہے ہیں کہ کمی بیشی پوری ہو جائے۔' حارث روف کے فٹنس کے سوال پر جواب میں کپتان نے کہا کہ 'کل انہوں نے 80 فیصد بولنگ کی ہے، 8 اوورز تقریباً، اس سے پہلے 60 فیصد بولنگ کی۔ وہ فل ردھم میں لگ رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے مجھے ایسی کوئی چیز نہیں ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ مکمل طور پر فٹ ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ 'ہمارے (شاہین آفریدی، بابر اعظم اور محمد رضوان) پر بوجھ زیادہ ہونا چاہیے کہ ہم ٹیم کے سینیئر پلیئر ہیں۔ ہمیں ذمہ داری لینی چاہیے اور اسی طرح پاکستان کے لیے پرفارم کرنا چاہیے۔' فخر زمان اور بابر اعظم کی اوپننگ جوڑی کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 'ہمارے پاس آپشن ہیں، اگر کنڈیشن کو دیکھ کے یا ٹیم کے حوالے سے دیکھیں تو بابر ہی اوپن کرتے ہیں۔ بابر مطمئن ہیں، وہ اوپننگ کریں گے۔

کیمپا آئی پی ایل کا 'کو۔ پاورڈ سپانسر'، جیو اسٹار کے ساتھ ہاتھ ملایا

بنگلور// ریلائنس کنزیومر پروڈکٹس لمیٹڈ (آرسی پی ایل) کے برانڈ کیمپا نے جیو سٹار کے ساتھ شراکت داری کی ہے کیمپا آئی پی ایل 2025 میں ٹی وی اور ڈیجیٹل دونوں پلیٹ فارمز کے لیے' کو پاورڈ سپانسر ہوگا ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ملک میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے کھیلوں کے ایونٹ آئی پی ایل کو جیو اسٹار پر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا اس شراکت داری میں سٹار اسپورٹس نیٹ ورک کی علاقائی زبان کی نشریات کا اضافہ بھی شامل ہے۔ جو کیمپا برانڈ کی رسائی بڑھانے کی ضمانت ثابت ہو گی۔ ریلائنس کنزیومر پروڈکٹس لمیٹڈ کے سی ای ای کیتن مودی نے کہا، آئی پی ایل کے لیے جیو سٹار کے ساتھ ہماری شراکت کرکٹ سے ہماری وابستگی کی عکاسی کرتی ہے۔ ٹی وی اور ڈیجیٹل پر' مشترکہ اسپانسر شپ کو حاصل کر کے، ہم ہندوستان کے سب سے بڑے پلیٹ فارم پر اپنی موجودگی کو بڑھا رہے ہیں۔ یہ تعاون کیمپا کی رسائی کو وسعت دے گا اور کروڑوں شائقین کو براہ راست کرکٹ سے منسلک ہونے کا موقع فراہم کرے گا۔" جیو سٹار کے اسپورٹس ریونیو کے بزنس ہیڈ ایشان چٹرجی نے کہا،" ہم آئی پی ایل کے کلیدی اسپانسر کے طور پر کیمپا کا خیر مقدم کرتے ہوئے پرجوش ہیں۔

مردوں کا ٹائٹل شیام لال کالج نے جیتا

نئی دہلی// میزبان شیام لال کالج نے 11 ویں پدم شری شیام لال میموریل انویٹیشنل ہاکی ٹورنامنٹ میں پیر کو اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس سائنسز کو یکطرفہ فائنل میں 7- 2 سے شکست دے کر مردوں کا خطاب جیت لیا۔ آج یہاں شیام لال کالج میدان میں فاتح ٹیم کے لیے آشیش اور موہت نے دو دو گول کیے جبکہ پراوین، دیپک اور پرتیوش سنگھ جسگی نے ایک ایک گول کیا۔ جبکہ شکست خوردہ ٹیم کی جانب سے نوین راٹھی اور سمت نے ایک ایک گول کیا۔ چیمپئن شیام لال کالج کے منموہن کو پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کا ایوارڈ شیام لال کالج کے پروین کو دیا گیا۔ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے روہتاس نگر کے ایم ایل اے جتیندر مہاجن، شیام لال کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ربی نارائن کر، پروفیسر ڈاکٹر رفیق، سریتا تیاگی، ایچ او ڈی، فزیکل ایجوکیشن، ڈی یو، ڈاکٹر سشیل کمار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈی یو ایس سی اور ڈاکٹر جمال انو نو خان، امیونو تھراپسٹ، ذاکر حسین کالج کے پرنسپل نریندر نے کھلاڑیوں کو انعامات سے نوازا۔

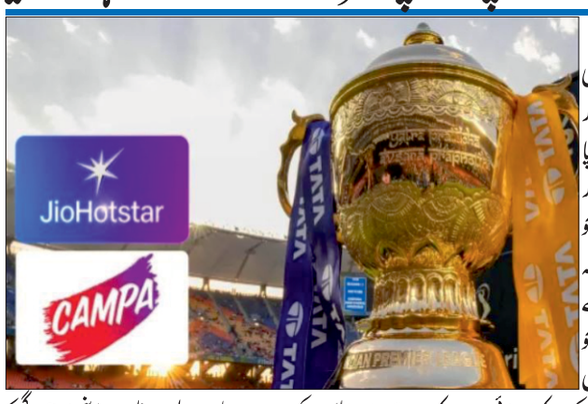

آسٹریلین کرکٹ ٹیم کا دوسرا دستہ بھی لاہور پہنچ گیا

لاہور// 15 کھلاڑیوں سمیت 17 رکنی دستہ کولمبو سے براستہ دبئی لاہور پہنچ گیا۔ لاہور پہنچنے والے آسٹریلوی کھلاڑیوں میں مارنوس لبوشین، گلین میکسویل، ٹریوس ہیڈ، میتھیو شارٹ اور ایڈم زمپا بھی شامل ہیں۔ آسٹریلیا آئی سی سی چیمپینز ٹرافی میں اپنا پہلا میچ روایتی حریف انگلینڈ کے خلاف 22 فروری کو قذافی اسٹیڈیم لاہور میں کھیلے گا۔ آئی سی سی چیمپینز ٹرافی میں آسٹریلیا کا دوسرا میچ 25 فروری کو ساؤتھ افریقہ کے ساتھ راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں ہوگا، آسٹریلیا اپنا آخری گروپ میچ 28 فروری کو افغانستان کے خلاف قذافی اسٹیڈیم لاہور میں کھیلے گا۔

چیمپینز ٹرافی: لاہور، کراچی اور راولپنڈی میں سکیورٹی کے غیر معمولی اقدامات

ویب ڈیسک// آئی سی سی چیمپینز ٹرافی کے حوالے سے پاکستان کے تین شہروں لاہور، کراچی اور راولپنڈی میں سکیورٹی کے غیر معمولی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ عرب نیوز کے مطابق قانون نافذ کرنے والے ادارے ساحلی شہر کراچی سمیت لاہور اور راولپنڈی میں چیمپینز ٹرافی سے قبل بھرپور سکیورٹی اقدامات کر رہے ہیں۔ پاکستان میں 30 سال کے بعد پہلی مرتبہ کوئی بھی آئی سی سی ایونٹ ہونے والا ہے۔ اس چیمپینز ٹرافی کے دوران پاکستان غیر یقینی صورتحال کو ختم کرنا چاہتا ہے اور سکیورٹی خدشات کے باوجود یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ پاکستان سیاحت اور سرمایہ کاری کے لیے مفید ملک ہے۔ نومبر 2022 کے بعد سے ریاست اور افغانستان کے درمیان سیاسی کشیدگی کے باعث مغربی صوبوں میں حملوں میں تیزی دیکھی گئی ہے۔ سنہ 2009 میں لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشتگردانہ حملے کے بعد پاکستان میں کئی برسوں تک انٹرنیشنل کرکٹ کے دروازے بند ہو گئے تھے۔ چیمپینز ٹرافی کے لیے لاہور، کراچی اور جڑواں شہروں یعنی راولپنڈی اور اسلام آباد میں 20 ہزار سے زائد سکیورٹی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں جن میں اونچی عمارتوں پر سنائپرز بھی شامل ہیں۔ جن ہوٹلوں میں ٹیمیں قیام کریں گی ان سمیت سٹیڈیمز اور ایئرپورٹس پر غیر معمولی سکیورٹی اقدامات کیے گئے ہیں۔ کراچی کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف سکیورٹی مقصود احمد نے برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'میری ٹیم اور باقی سکیورٹی اہلکار حفاظت پر مامور ہیں۔ پولیس افسروں سمیت پانچ ہزار اہلکار ڈیوٹی پر تعینات ہوں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 'سکیورٹی اہلکار ٹریفک ڈیوٹی سرانجام دیں گے، راستوں اور وینیوز کی حفاظت کریں گے۔' کراچی پولیس نے انٹیلیجنس آپریشنز اور ایمرجنسی سے نمٹنے کے لیے اضافی سواٹ یونٹ بھی تعینات کی ہے۔ مقصود احمد نے مزید بتایا کہ رینجرز اور پاکستان آرمی بھی ایمرجنسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ہر دم تیار رہیں گے۔ دوسری جانب پنجاب پولیس نے راولپنڈی اور اسلام آباد میں سرویلنس سسٹم اپڈیٹ کرتے ہوئے آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی مدد سے تیار کردہ 10 ہزار کیمرے اور دیگر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے ہیں۔

اسمیتا ہاکی لیگ جونیئر اسٹیٹ ہاکی مقابلہ 18 فروری سے شروع

راج نندگاوں (چھتیس گڑھ)// ہاکی انڈیا، اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا اور چھتیس گڑھ ہاکی کے مشترکہ زیر اہتمام اسمیتا اسٹیٹ ہاکی لیگ جونیئر گرلز زمرہ کے مقابلے 18 سے 22 فروری تک اور سب جونیئر زمرہ کے مقابلے 21 سے 26 فروری تک منعقد ہوں گے جونیئر اور سب جونیئر کیٹیگریز کے تمام مقابلے سنسکار دھنی کے انٹرنیشنل آسٹروٹرف ہاکی گراونڈ میں منعقد ہوں گے۔ اس مقابلے میں آٹھ اضلاع کی ٹیمیں جونیئر گرلز زمرے میں اور نو اضلاع کی ٹیمیں سب جونیئر گرلز زمروں میں حصہ لیں گی۔ چیمپئن شپ کا افتتاح 18 فروری کو شام 4 بجے ہوگا۔ اس موقع پر چھتیس گڑھ ہاکی کے صدر فیروز انصاری نے بتایا کہ ہاکی نرسری کو ریاستی سطح کے مقابلے کی ذمہ داری ایک بار پھر ہاکی انڈیا نے دی ہے۔ اس سلسلے میں ہاکی راج نندگاوں اور ہاکی چھتیس گڑھ کے کارکنان اور کھلاڑی سخت محنت کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی آسٹروٹرف ہاکی گراونڈ میں منعقد ہونے والے اسمتا اسٹیٹ ہاکی لیگ جونیئر گرلز ہاکی مقابلے 18 سے 22 فروری تک منعقد کیے جائیں گے اس مقابلے میں اسپورٹس اکیڈمی رائے پور، بلاس پور، دھمتری، جانجگیر چمپا، کوربا، کانکیر، کبیر دھام کے علاوہ میزبان راجنند گاوں اور سب جونیئر لڑکیوں کے زمرے میں اسپورٹس ہاکی اکیڈمی رائے پور، کبیر دھام، بستر، بالود، بلاسپور، کوربا، جانجگیر چامپا کے علاوہ میزبان راجنند گاوں کی لڑکیاں اپنی مہارت کا مظاہرہ کریں گی۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,